REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم — وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP. 3.

جلد ۳۲ — شمارہ ۲۱

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر: خورشید احمد انور
نائب: جاوید اقبال اختر

شرح چندہ
سالانہ ۳۰ روپے
ششماہی ۱۵ روپے
ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک ۸۰ روپے
فی پرچہ ۷۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN — 143516.

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۲۲ ہجرت (مئی)۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں مورخہ ۱۹ مئی کو ربوہ سے تشریف لانے والے ایک مہمان کی زبانی ملنے والی تازہ اطلاع مظہر ہے کہ

"حضور کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔ اور یہ کہ حضور مہماتِ دینیہ کے سر کرنے میں مصروفِ عمل ہیں"۔

احباب اپنے امام ہمام کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

قادیان ۲۲ ہجرت (مئی)۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان مع محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ بفضلہ تعالیٰ بخیریت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

☆ — مقامی طور پر جملہ درویشانِ کرام اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ ثم الحمد للہ۔

۱۲ شعبان ۱۴۰۳ ہجری — ۲۶ ہجرت ۱۳۶۲ ہش — ۲۶ مئی ۱۹۸۳ء

"اسلام ایک ایسے خدا کی طرف بلاتا ہے جو ربّ العالمین ہے"

برانٹ فورڈ کیبل کاسٹ پر امیر و مشنری انچارج جماعتہائے احمدیہ کینیڈا کی ایک اور کامیاب تقریر

مکرم حبیب الرحمٰن حافظ زادہ صاحب جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ برانٹ فورڈ تحریر فرماتے ہیں کہ مورخہ ۸۳/۳/۸ کو امیر و مشنری انچارج جماعتہائے احمدیہ کینیڈا المحترم منیر الدین صاحب شمس ٹورنٹو سے برانٹ فورڈ تشریف لائے۔ اس سفر کا مقصد برانٹ فورڈ کی کیبل کاسٹ ۱۰ کے آفس میں "ISLAM ITS UNIVERSAL GOD" یعنی "اسلام کا ربّ العالمین خدا" کے موضوع پر تقریر کی ریکارڈنگ کرانا تھا۔

اپنی اس تقریر میں موصوف نے پہلے مختلف مذاہب کی کتب کے حوالوں سے واضح کیا کہ اُن کے خدا صرف اُن کے قومی خدا تھے۔ جو اُن کی کتب پیش کرتی ہیں۔ اس کے برخلاف صرف قرآن کریم ہی ایک واحد کتاب ہے جس نے علی الاعلان یہ بات واضح کی کہ اسلام کا خدا ہی ساری دنیا کا خدا ہے جیسے فرمایا رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيْلًا (۷۳ : ۱۰) نیز سورۃ فاتحہ اور سورۃ اخلاص کے علاوہ بھی آیاتِ قرآنیہ مثلاً ۱۸ : ۱۵، ۷ : ۱۵۹، ۸ : ۲۱ وغیرہ سے ظاہر ہے کہ اسلام ایک ایسے خدا کی طرف بلاتا ہے جو ربّ العالمین ہے۔ اور وہ کسی خاص قوم یا ملک کا خدا نہیں۔ اس لئے اسلام ہی وہ زندہ مذہب ہے جو انسانیت کے لئے ہمیشہ کے لئے قابلِ عمل اور قابلِ قبول ہے۔ اسی طرح بائیبل کی تعلیم کے برخلاف قرآن کریم درمیانی راستہ کی راہنمائی فرماتا ہے جو کہ عقل و سمجھ کے مطابق ہے۔ آپ نے بڑے جوش اور بلند آواز سے فرمایا کہ دنیا اب اسلام کی طرف لوٹ رہی ہے اور اس کے بغیر اس کا کوئی چارہ بھی نہیں ہے۔ مثلاً آج کے سائنس دان یہ ماننے پر مجبور ہیں کہ ماں کا اپنے بچے کو دودھ پلانا ہی اس کی صحت کے لئے مفید ہے۔ حالانکہ پہلے وہ اس کے خلاف رائے رکھتے تھے۔ اس کے متعلق قرآن نے ۱۴۰۰ سال قبل ہمیں بتا دیا تھا۔ اسی طرح اسلام نے جوئے اور شراب کی ممانعت پر منجملہ دیگر دلائل کے ایک دلیل یہ دی ہے کہ چونکہ ان کے نقصانات ان کے فوائد سے زیادہ ہیں اس لئے انہیں حرام کیا جاتا ہے۔ اب آئے دن ان ممالک میں بھی شراب نوشی کے خلاف بھرپور کوشش کی جا رہی ہے۔

ہمارے عقیدہ کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام خدا یا خدا کے بیٹے نہیں تھے۔ بلکہ ہماری طرح کے انسان تھے۔ جن کو اللہ تعالیٰ نے نبوت کی خلعت سے نوازا۔ انہوں نے اسی زمین پر اپنی ساری زندگی بسر کی۔ اور ۱۲۰ سال کی عمر میں سری نگر کشمیر (انڈیا) میں مدفون ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو وعدہ کے مطابق صلیب کی موت سے بچایا۔ انہوں نے ہندوستان کی طرف ہجرت کی۔ اور اپنی گمشدہ بھیڑوں کو خدائے واحد کی تعلیم سے روشناس کرایا۔

قرآن کریم کی تعلیم اور دوسرے انبیائے کرام کی پیشگوئیوں کے مطابق اللہ تعالیٰ نے موجودہ دنیا کی اصلاح کے لئے اپنے وعدہ کے مطابق حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو ہندوستان میں مبعوث فرمایا۔ چنانچہ دار قطنی میں تحریر شدہ حدیث ہے کہ مسیح موعود کی بعثت کے وقت سورج اور چاند کو مقررہ وقتوں میں رمضان المبارک میں گرہن لگے گا۔ اس پیشگوئی کا ذکر قرآن مجید کی سورۃ القیامہ میں اور انجیل متی ۲۴ : ۲۹ میں بھی موجود ہے۔ چنانچہ اس وعدہ کے موافق ۱۳ رمضان المبارک کو چاند کو اور ۲۸ رمضان المبارک کو سورج کو گرہن لگا جسے ۱۸۹۴ء میں مغربی دنیا نے دیکھا۔

اسی طرح آپ کی پیشگوئی کے مطابق جان الیگزنڈر ڈوئی بھی ۹ مارچ ۱۹۰۷ء کو اس دنیا سے رحلت کر گیا جس کا ذکر مغربی اخباروں نے کیا۔ ان تمام آسمانی نشانوں کے مطابق اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے احمدیہ جماعت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام تمام دنیا میں پہنچا رہی ہے۔ اس وقت کوئی ۱۰ ملین سے زیادہ احمدی تمام دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں۔ ۱۰ ستمبر ۱۹۸۲ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۷۵۰ سال کے بعد سپین میں پہلی احمدیہ مسجد کا افتتاح فرمایا۔ اور اس طرح اسلام دوبارہ سپین میں پیار اور محبت کی قرآنی تعلیم لئے ہوئے داخل ہوا ہے۔

موصوف نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی معرکہ آرا کتاب تذکرۃ الشہادتین کے اقتباس کا ترجمہ بھی سنایا جس میں تین سو سال کے اندر اندر اسلام و احمدیت کے تمام دنیا میں پھیلنے کی پیشگوئی فرمائی گئی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ہم آپ کو اسلام و احمدیت کی آغوش میں آنے کی دعوت دیتے ہیں کہ اسی میں تمام دنیا کی فلاح ہے۔ پروگرام کے آخر میں ناظرین کو مزید معلومات کے حصول کے لئے برانٹ فورڈ اور ٹورانٹو میں "بیت العافیت" کا ایڈریس بھی دیا گیا۔

تقریر کے دوران حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر مبارک کو بار بار سکرین پر دکھایا گیا۔ اسی طرح مسجد سپین کے ذکر کے وقت حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا فوٹو، حضرت عیسیٰ کی وفات اور قبر کے ذکر پر قبرِ مسیح کا فوٹو اور جماعت کے تعارف میں مساجد کے قیام کے سلسلہ میں لندن، کوپن ہیگن، اور گوٹن برگ کی مساجد کی تصاویر بھی دکھائی گئیں۔

پروگرام کے مطابق تقریر کو مورخہ ۲۲، ۲۳ اور ۲۴ مارچ کو علی الترتیب ½۹ بجے شام۔ ۶ بجے شام اور ۳ بجے بعد از دوپہر دکھایا گیا۔ یہ پروگرام ۸۰ ہزار کے قریب لوگوں تک پہنچتا ہے۔

(باقی دیکھئے صفحہ ۱۲ پر)

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"

(الہام سیدنا حضرت مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام)

پیشکش:- عبد الرحیم و عبد الرؤف، مالکان حمید ساری مارٹ صالح پور۔ کٹک (اڑیسہ)

ملک صلاح الدین ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

ہفت روزہ بَدر قادیان
مورخہ ۲۶ ہجرت ۱۳۶۲ ہش

اسلام اور صنفِ نازک (۳)

گزشتہ سے پیوستہ دو اشاعتوں میں ہم نے جہاں آج کے مہذب انسانی سماج میں قدم قدم پر صنفِ نازک کی بے حرمتی اور اس پر روا رکھے جا رہے ظلم و ناانصافی کا تذکرہ کیا تھا۔ وہاں یہ بتانے کی بھی کوشش کی تھی کہ دنیا کے کسی بھی مذہبی، سماجی اور ملکی آئین میں عورت کے حقیقی احترام اور اس کے جداگانہ حقوق کا اس رنگ میں تحفظ نہیں کیا گیا جس رنگ میں کہ دنیا کے مکمل، جامع اور عالمگیر مذہب اسلام نے کیا ہے۔ اگر شری وجے کمار کسی ایک مسلمان خاتون کی ذاتی اور انفرادی رائے کو ملحوظ رکھنے کی بجائے بذاتِ خود اسلام کی ان مقدس اور پاک تعلیمات کا غیر جانبدارانہ مطالعہ کرتے تو ہمیں یقین ہے کہ انہیں اسلام کے خلاف اس رنگ میں خامہ فرسائی کرنے کی ضرورت پیش نہ آتی۔ آج کی صحبت میں ہم ان کی طرف سے اٹھائے گئے اسلام کے خلاف بعض سرتاسر مہمل اور فرسودہ اعتراضات کا جواب دینے کی کوشش کریں گے۔

شری وجے کمار نے بتکرار مسلم ممالک کی آڑ میں اسلامی پردہ اور اسلامی معاشرہ میں مرد و عورت کے آزادانہ اختلاط کی ممانعت کو ہدفِ تنقید بنانے کی کوشش کی ہے۔ اور اسے صنفِ نازک کی ترقی کی راہ میں بہت بڑی روک قرار دیا ہے۔ بلفظِ دیگر مسلم خواتین کے یہ غیر مسلم ہمدرد اسلامی معاشرہ میں بھی عورت کی اس نام نہاد آزادی اور بے راہ روی کو فروغ دینا چاہتے ہیں جس نے آج اہلِ مغرب کی اہلی زندگی کو نیست و نابود کرکے ان کے معاشرتی نظام کو ایک رِستا ہوا ناسور بنا دیا ہے۔ اور جس کی اندھی تقلید کا رونا روتے ہوئے خود شری وجے کمار جی "ہم کدھر جا رہے ہیں" کے زیرِ عنوان اپنے ایک نوٹ میں تسلیم کر چکے ہیں کہ:۔

"ہم اپنی سبھیتا اور سنسکرتی کو تیزی سے تلانجلی دیتے چلے جا رہے ہیں اور مشترکہ پریوار تیزی سے بکھر رہے ہیں۔ اگر ہم اسی طرح مغربی سبھیتا کی تقلید کرتے چلے گئے تو وہ دن دور نہ ہوگا جب وہ سب کچھ یہاں بھی ہو جائے گا جو آج روس، جاپان اور مغربی دیشوں میں ہو رہا ہے۔"

(ہند سماچار تحریر ۱۴ اپریل ۱۹۸۳ء)

چنانچہ اہلِ مغرب کی اس اندھی تقلید کے نتیجہ میں مرد و عورت کے اس آزادانہ اختلاط نے خود ہمارے اپنے ملکی سماج میں کس قسم کے گل کھلانے شروع کئے ہیں ان کا اندازہ روزنامہ ہند سماچار تحریر ۸۳-۵-۱۱ میں شائع شدہ محکمہ لیبر یو۔پی گورنمنٹ کی طرف سے صوبائی سطح پر پیش کی گئی اس سروے رپورٹ سے کیا جا سکتا ہے، جس میں بتایا گیا ہے کہ دفتروں یا فیلڈ میں کام کرنے والی ہر تین میں سے ایک عورت روزانہ مرد ساتھیوں کی چھیڑ چھاڑ اور دست درازی کا نشانہ بنتی ہے۔ نیز یہ کہ ٹیلیفون ایکسچینجوں، ایڈمنسٹریٹو دفتروں اور پبلک سیکٹروں حتی کہ ٹیچنگ اور نرسنگ جیسے معزز پیشوں میں بھی مردوں کی طرف سے کی جانے والی اس پہل پر صنفِ نازک کے خاطر خواہ ردِ عمل کو ہی ان کے انتخاب اور حسنِ کارکردگی کا معیار سمجھا جاتا ہے۔

ہم نہیں سمجھ سکے کہ جس طرزِ زندگی کو شری کمار خود اپنے نظامِ معاشرت کے لئے سمِ قاتل قرار دیتے ہیں اسے مسلم معاشرہ میں رائج کرنے پر کیوں بضد ہیں۔؟ صاف ظاہر ہے کہ ان کا یہ اندازِ فکر مسلم خواتین کی ہمدردی پر مبنی نہیں بلکہ درپردہ اس دلی خواہش کا آئینہ دار ہے کہ وہ اس حمام میں دوسروں کو بھی برہنہ دیکھنا چاہتے ہیں۔

اس حقیقت کو ہم پہلے ہی واضح کر چکے ہیں کہ اسلام نے عورت کو دینی، علمی، ثقافتی اور تمدنی حقوق میں مردوں کے مساوی قرار دیا ہے۔ اور اس باب میں اس نے جس فراخ حوصلگی کا ثبوت دیا ہے اس کا عُشرِ عَشِیر بھی کسی دوسرے مذہب میں دکھائی نہیں دیتا۔ البتہ جسمانی ساخت اور ذہنی استعدادوں کے اعتبار سے مرد و عورت میں جو طبعی تفاوت موجود ہے اس کے پیشِ نظر اسلام نے ان دونوں کے لئے قدرے مختلف دائرہ ہائے عمل ضرور تجویز کئے ہیں۔ چنانچہ مسلمان عورت کے دائرہ عمل کی تعیین کرتے ہوئے قرآنِ حکیم فرماتا ہے:۔

"(ترجمہ) اے عورتو! تم اپنے گھروں میں قرار پکڑو۔ اور دیکھو جاہلیت کے زمانہ میں جس طرح عورت زیب و زینت کا اظہار کرکے بے ہنگم باہر نکلتی تھی، تم ایسا نہ کرو۔" (احزاب: ۳۴)

اس ارشادِ ربانی میں خواتین کا دائرہ عمل ان کا گھر قرار دیا گیا ہے۔ اور انہیں تلقین کی گئی ہے کہ وہ چراغِ خانہ بنیں، شمعِ محفل نہ بنیں۔ دائرہ عمل کی اس تعیین کے ساتھ ہی اسلام نے بوقتِ ضرورت عورت کو گھر کی چار دیواری سے باہر نکلنے کی بھی اجازت دی ہے۔ مگر اس پابندی کے ساتھ کہ وہ غیر مردوں سے آزادانہ اختلاط نہ رکھیں۔ اسلام کی طرف سے عائد کردہ اس پابندی کے معقول اور مناسب ہونے کا اندازہ اس قید سے لگایا جا سکتا ہے جو بانیٔ آریہ سماج سوامی دیانند جی نے بھی لڑکوں اور لڑکیوں کے مدرسوں پر لگائی تھی۔ وہ لکھتے ہیں:۔

"لڑکے و لڑکیوں کے مدرسے ایک دوسرے سے کم از کم دو کوس کے فاصلہ پر ہوں۔ جو استاد، استانیاں اور نوکر چاکر ہوں ان میں سے لڑکیوں کے مدرسہ میں عورتیں اور لڑکوں کے مدرسہ میں مرد ہونے چاہئیں۔ زنانہ مدرسہ میں پانچ برس کا لڑکا اور مردانہ میں پانچ برس کی لڑکی بھی نہ جانے پائے۔"

(ستیارتھ پرکاش باب سوم صفحہ ۸۸)

قطع نظر اس سے کہ آج آریہ سماج اپنے بانی کی اس تعلیم پر کس حد تک کاربند ہے ہم شری وجے کمار سے صرف اتنا ہی پوچھتے ہیں کہ انہوں نے اسلام پر اعتراضات کی بوچھار کرنے سے پہلے دنیا کے سبھی دھرموں کے لئے اپنے دل میں موجب ترن جس آدر اور شردھا کا اظہار کیا تھا کیا اسی سدبھاؤنا اور انسانیت کے آدھار پر وہ سوامی جی کی طرف سے عائد کردہ ان پابندیوں کو بھی ناری سماج کی ترقی کی راہ میں روک قرار دے سکیں گے۔!؟

(باقی)

خورشید احمد انور

اے سراپا حسن تیرا ہی محمد نام ہے!

اے نبیٔ محترم! فیضان تیرا عام ہے
رأفت و رحمت سے پُر تیرا ہر اِک انعام ہے

دینِ حق آسان ہے، اسلام ہے بے حد حسیں
کوئی بھی اِشکال ہے اس میں نہ ہی ابہام ہے

تیری برکت سے بہت آساں ہوئی راہِ سلوک
اِتّباع میں تیری پیارے، راحت و آرام ہے

عالمِ بالا میں کوئی بھی نہیں تیرا حریف
سب سے اعلیٰ سب سے افضل تیرا در اور بام ہے

نوعِ انساں کے لئے تو رات دن تڑپا کیا
عارفوں میں تیری بے حد عزّت و اِکرام ہے

تیرا ہر اِک فعل اُمت کے لئے اُسوہ ہُوا
تیرا ہر اِک قول بیشک معرفت کا جام ہے

اے جمالِ بے مثال و اے جمیلِ بے بدل
تُو ہی شمسِ بازغہ ہے تُو ہی بدرِ تام ہے

عرش والے بھیجتے ہیں روز و شب جس پر سلام
وہ سراپا حُسن! تیرا ہی **محمدؐ** نام ہے

عفو سے تُو نے لیا ہے دشمنوں سے انتقام
یہ تِرا ہی حوصلہ ہے، یہ تِرا ہی کام ہے

صِنفِ نازک کو دلایا درجۂ انسانیت
یہ تِرا احسان ہے اُن پر، بڑا اِنعام ہے

اے نبیٔ الانبیاء! تیری دعاؤں کے طفیل
صُبحِ اُمت خوب ہے، پُرنور ہر اِک شام ہے

تیرے ہی پیاروں پہ ہوتا ہے ملائک کا نزول
کشف میں کوئی ہے، کوئی صاحبِ اِلہام ہے

مہدیٔ موعود اپنے وقت پر ظاہر ہوئے
خیرِ اُمّت کا یقیناً پُرشکوہ انجام ہے

☆ — خاکسار: عبدالرحیم راٹھور

خطبہ جمعہ

زمانہ بڑی تیزی کے ساتھ ہلاکتوں کی طرف بڑھ رہا ہے اس کی نجات کے سامان ہم نے ہی کرنے ہیں

تمام دنیا کے احمدیوں کو میں متنبہ کرتا ہوں کہ آج کے بعد ان میں سے ہر ایک کو لازماً مبلغ بننا پڑے گا!!

آج اگر ہر احمدی داعی الی اللہ بننے کے تقاضے پورے کر دکھائے تو اسلام کا موعودہ انقلاب بہت جلد رونما ہو سکتا ہے

فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بتاریخ ۲۸ صلح ۱۳۶۲ ہش مطابق ۲۸ جنوری ۱۹۸۳ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ۔

تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کے بعد حضور نے سورہ حٰم السجدۃ کی آیت کریمہ

وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَاۤ اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ○ (آیت: ۳۴)

کی تلاوت فرمائی اور پھر فرمایا:۔

”دنیا میں ایسے جتنے بھی لوگ ہیں جو کسی مطلوب کی طرف بلانے والے ہوا کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان میں سے سب سے زیادہ پیاری، سب سے زیادہ مستحسن اور

سب سے زیادہ قابل تعریف آواز

اس بلانے والے کی ہے جو اپنے رب کی طرف بلائے۔ لیکن اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے کچھ شرطیں بھی مقرر فرما دیں۔

پہلی شرط یہ رکھی کہ وہ بلانے والا اپنے رب کی طرف بلا رہا ہو۔ اور اس کا عمل اس کے قول کی پوری تصدیق کرتا ہو کہ وہ اپنے رب ہی کی طرف بلا رہا ہے۔ اپنی نفسانی خواہشات کی طرف یا شیطانی خیالات کی طرف نہیں بلا رہا۔ اور عمل صالح اس کے قول کو حسین بنا رہا ہو۔ کیونکہ قول کا حسن عمل کے قابل نفرت ہونے کے ساتھ زائل ہو جایا کرتا ہے۔ بلانے والا خواہ کتنے ہی خوبصورت مقصود اور مطلوب کی طرف بلائے، اگر اس کا عمل مکروہ ہو تو اس کے قول کا حسن بھی جاتا رہتا ہے۔

پس اللہ تعالیٰ نے عمل صالح کی شرط ساتھ لگا دی اور اس کے ساتھ ایک اور شرط بھی لگا دی، فرمایا وَقَالَ اِنَّنِيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ساتھ ہی پھر یہ دعویٰ بھی کرے کہ میں مسلمانوں میں سے ہوں۔ کیونکہ اگر خدا کی طرف بلانے والا ہو اور بظاہر عمل صالح بھی رکھتا ہو لیکن اگر وہ اسلام کی طرف دعوت نہیں دیتا اور خود کو مسلمانوں میں سے قرار بھی نہیں دیتا تو یہ تیسری شرط باطل ہو جائے گی اور قول حسن کو بھی ساتھ ہی باطل کر دے گی۔ غرض ہر وہ شخص جو یہ چاہتا ہے کہ جب میں بلاؤں تو خدا کے پیار کی نظریں مجھ پر پڑیں اور میرا قول حسین ہو جائے۔ اس کے لئے قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق

یہ تین شرطیں لازم ہیں

وہ بلائے اپنے رب کی طرف، اپنی خواہشات کی طرف نہ بلائے، اپنے ذاتی مقاصد کی طرف نہ بلائے اور خدا کے نام پر بلا کر پس پردہ کچھ اور مقاصد نہ رکھتا ہو۔ خالصتاً اللہ کے لئے بلا رہا ہو۔ مثلاً جماعت احمدیہ دنیا کو خدا کی طرف بلا رہی ہے۔ اگر کسی جگہ اس دعوت الی اللہ کا مقصد یہ ہے کہ ہماری تعداد بڑھ جائے اور ہم دنیاوی غلبہ حاصل کر لیں، تو یہ اللہ کی طرف بلانا نہیں رہے گا۔ ہماری دعوت محض اللہ کے لئے ہے۔ اس لئے ہر احمدی کو چاہیئے کہ اللہ کے سوا کوئی اور مقصود اس میں شامل نہ کرے تاکہ یہ بات اس کے دعویٰ کو گندا نہ کر دے۔ نہ کوئی ذات اس کا مقصود ہو۔ اور نہ کوئی جماعت، نہ کوئی اور الٰہ اس کا مقصود ہو۔ اور نہ کوئی خواہش۔ وہ خالصتہً اللہ کی طرف بلا رہا ہو۔ اور اس کا عمل صالح اس بات کی تصدیق کرے کہ وہ اپنے رب ہی کی طرف بلا رہا ہے۔

عمل صالح کیا ہے۔ اس سلسلہ میں رب کی طرف بلانے والوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے ایک سودے کا اعلان فرمایا ہے۔ اور اس نسبت سے عمل صالح کا خلاصہ اس سودے کے بیان کے اندر پیش فرما دیا گیا۔ فرمایا:۔

اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ (سورۃ التوبہ: ۱۱۱)

کہ وہ لوگ جو میرے ہو گئے، جو میری طرف بلانے والے لوگ ہیں، جو خالصتہً مجھ سے ایک سودا کر چکے ہیں۔ ان کا سودا یہ ہے کہ اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ خدا نے ان سے ان کے نفوس بھی خرید لئے ہیں اور ان کے اموال بھی خرید لئے ہیں۔ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ اور اس کے بدلے میں اللہ تعالیٰ انہیں جنت عطا فرمائے گا۔

اس آیت کے کئی بطون ہیں، اس لئے اس کی مختلف تفاسیر کی جا سکتی ہیں۔ اور مختلف توجیہات پیش کی جا سکتی ہیں۔ لیکن اس موقعہ پر میں خصوصیت کے ساتھ اس بات کی طرف توجہ دلانے کے لئے یہ آیت پڑھ رہا ہوں کہ

نفوس اور اموال

دونوں اس سودے کا لازمی حصہ ہیں۔ نہ محض نفوس اس سودے کی شرط کو پورا کریں گے، نہ محض اموال اس سودے کی شرط کو پورا کریں گے۔ پس ایسے لوگ جو عمل صالح کے دعویدار ہوں اگر ان دونوں چیزوں میں سے ایک کی بھی کمی آ گئی تو ان کے عمل صالح میں نقص پڑ جائے گا۔ اور اسی نسبت سے ان کی دعوت الی اللہ میں بھی نقص پیدا ہو جائے گا۔

جہاں تک مالی قربانی کا تعلق ہے، اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ جماعت احمدیہ تمام دنیا کی جماعتوں میں خواہ وہ کسی مذہب سے تعلق رکھتی ہوں، یا کسی سیاست سے تعلق رکھتی ہوں، ایک نمایاں امتیاز کے ساتھ پیش پیش ہیں۔ جہاں تک نفوس کی قربانی کا تعلق ہے بلاشبہ اس پہلو سے بھی جماعت احمدیہ دنیا کی دوسری جماعتوں سے آگے ہے۔ اگرچہ دوسری جماعتوں کی قربانی کے معیار مختلف ہیں۔ لیکن ہماری قربانی کے معیار ان سے بالکل مختلف اور بلند تر ہیں۔ اور اتنے بلند ہیں کہ ان کی قربانی کے معیار کے مقابل پر ہماری قربانی کے معیار کو وہی نسبت ہے جو زمین کو آسمان سے ہو سکتی ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہر مومن سے سودا کیا ہے۔ وہ ایک جماعت کے چند نفوس پر راضی نہیں ہوتا۔ چند بلانے والوں پر راضی نہیں ہے۔ بلکہ مسلمان کی تعریف میں اس بات کو داخل فرما دیا کہ اگر تم مسلمان ہو تو تمہیں لازماً خدا کی طرف بلانا پڑے گا۔ اور تمہیں اپنے اسلام کو چھپانے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ اگر تم اسلام کو چھپا کر خدا کی طرف بلاؤ گے تو خدا کے نزدیک تمہارا یہ قول، قول حسن نہیں رہے گا۔ پس اسلام کی قربانی کا معیار تو اتنا بلند اور اتنا وسیع ہے کہ ایک فرد بشر میں جو اپنے آپ کو ان لوگوں میں داخل کرنا چاہتا ہے جن کا قول خدا کے نزدیک حسین ہو جایا کرتا ہے۔ اسے قربانی کے دونوں معیار پر لازماً پورا اترنا چاہیئے۔ یعنی مالی قربانی کے لحاظ سے بھی عمل صالح ہو۔ اور نفس کی قربانی کے لحاظ سے بھی عمل صالح ہو۔ اس سے یہ ثابت ہوا کہ ہر مسلمان کے لئے

نفس کی قربانی لازمی ہے

اور دعوت الی اللہ بھی لازمی ہے۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ہر انسان اپنے دوسرے

کاموں میں مشغول اور اپنی زندگی کی بقاء کی جدوجہد میں مبتلا ہوتے ہوئے اپنا سارا نفس کس طرح خدا کے حضور پیش کر سکتا ہے۔ اس سلسلہ میں قرآن کریم نے مختلف مواقع پر مختلف قسم کے گروہوں کا ذکر کرتے ہوئے بتایا ہے کہ کچھ سابقون ہیں، کچھ درمیانے درجہ کے لوگ ہیں، کچھ نسبتاً پیچھے رہنے والے لوگ ہیں۔ کچھ تیز قدموں سے چلنے والے لوگ ہیں۔ کچھ نسبتاً آہستہ چلنے والے لوگ ہیں۔ غرض قرآن کریم نے مختلف جگہ پر ہر قسم کے انسان اور ان کی قربانی کا ذکر کر کے یہ باور کرا دیا ہے کہ ہر نفس کو کسی نہ کسی رنگ میں قربانی بہرحال پیش کرنی ہوگی۔ کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں جو اپنا سارا نفس جماعت کے سامنے پیش کر کے دعوت الی اللہ کرتے ہیں اور اپنے وقت کا کچھ بھی باقی نہیں رہنے دیتے۔ وہ کہتے ہیں ہمارا جو کچھ بھی ہے وہ خدا کا ہے۔ ہماری زندگی کا ہر لمحہ دین کے لئے قربان ہے۔ اب ہم سے جس طرح چاہو کام لو۔ جس طرح چاہو خدمت لو۔ ہمارا اپنا کچھ نہیں رہا۔ سب کچھ خدا کے لئے وقف ہے۔ ان میں سے اکثر اپنے اس دعویٰ پر پورے اترتے ہیں۔ اور اپنے عمل صالح کے ساتھ اپنے دعویٰ کی تصدیق کر دیتے ہیں۔ اور کچھ وہ لوگ ہیں جو کچھ نہ کچھ وقت دے سکتے ہیں۔ دنیا کے دھندوں میں لازماً قوم نے مبتلا ہونا ہے۔ اجتماعی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے بھی دنیا کمانا ضروری ہے لیکن مقصود ان کا بھی خدمت دین ہوتی ہے۔ چنانچہ جو اموال بڑی محنت کے ساتھ کماتے ہیں وہ خدا کے حضور پیش کر دیتے ہیں۔ اور اس طرح وہ بھی اپنے دعویٰ کو سچا ثابت کر دکھاتے ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ نفوس بھی میرے حضور پیش کرنے ضروری ہیں۔ بلکہ نفوس کا پہلے ذکر فرماتا ہے۔ اس لئے ہر وہ احمدی جو مالی قربانی تو کر رہا ہے لیکن وقت کی قربانی پیش نہیں کر رہا وہ قرآن کریم کی اس آیت کی رو سے ایک لنگڑا مسلمان ہے۔ اس کی دو ٹانگوں میں سے ایک ٹانگ نہیں ہے۔ اور لنگڑا ہونے کے نتیجہ میں انسان اپنی اجتماعی قوت کے سوویں حصہ کے قابل بھی نہیں رہا کرتا۔ یعنی دو ٹانگوں میں سے صرف ایک ٹانگ کے کٹنے کے نتیجہ میں اس کی قوت آدھی نہیں ہو جاتی بلکہ بعض اوقات سوواں حصہ بھی نہیں رہتی۔ اس لئے ایک مسلمان دعویدار آدھا مسلمان رہ جائے یہ تو ایک

بہت ہی بڑا نقص

ہے۔ پس اگر پہلے ضرورت تھی کہ نفوس کی قربانی میں جماعت بہت تیزی کے ساتھ آگے بڑھے تو آج اس سے بھی زیادہ ضرورت ہے۔

امر واقعہ یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں عملاً ہمارے جتنے مبلغ میدان میں کام کر رہے تھے آج ان کا سوواں حصہ بھی نہیں کر رہے۔ جبکہ ضرورتیں پھیل چکی ہیں۔ اور ہمارے Contact Points بہت بڑھ گئے ہیں۔ اس زمانہ میں ہندوستان ایک ایسا ملک تھا جہاں جماعت احمدیہ کا رابطہ اور واسطہ زیادہ تر اسلام کے دشمنوں کے ساتھ تھا۔ لیکن اب تو دنیا میں شاید گنتی کے چند ملک ایسے ہوں گے جہاں جماعت قائم نہ ہو۔ ورنہ کوئی ایسی جگہ آپ کو نہیں ملے گی جہاں جماعت کا رابطہ کسی نہ کسی رنگ میں قائم نہ رہا ہو یا اس وقت موجود نہ ہو۔ مثلاً روس ایک اشتراکی ملک ہے، باوجود اس کے کہ وہاں تبلیغ کی اجازت نہیں روس کے ایک رسالہ نے اس بات کو تسلیم کیا ہے کہ جماعت احمدیہ روس کے علاقہ میں بھی موجود ہے۔ اگرچہ ان کا اپنے مرکز سے رابطہ نہیں۔ پس جب میں یہ کہتا ہوں کہ دنیا میں ہر جگہ احمدی پائے جاتے ہیں تو علم کی بناء پر کہتا ہوں۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ جماعت احمدیہ موجود چین میں بھی ہے، روس میں بھی ہے، مشرقی یورپ میں بھی ہے، [illegible] کے متعلق ایک مصدقہ اطلاع یہ ملی کہ وہاں اس وقت خدا کے فضل سے جتنے مسلمان ہیں ان میں ایک بھاری اکثریت جماعت احمدیہ سے تعلق رکھنے والے مسلمانوں کی ہے۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب Contact اتنا وسیع ہو گیا ہو تو خدمت کی ضرورت اور بھی زیادہ پیش آیا کرتی ہے۔ لیکن ایک امر واقعہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں جتنا ہر مبلغ تھا اور دعوت الی اللہ کیا کرتا تھا آج اس سے کم ہے۔ اس وقت

ہر احمدی مبلغ تھا

دعوت الی اللہ کر رہا تھا۔ ایک زمیندار کھیتوں میں ہل چلاتا تھا تو وہ بھی تبلیغ کر رہا ہوتا تھا۔ ایک تاجر جب لفافوں میں سودا ڈال کر گاہکوں کے ہاتھ فروخت کر رہا ہوتا تھا تو اس وقت بھی وہ تبلیغ کر رہا ہوتا تھا۔ ایک حکیم جب دوائیوں کی پڑیاں بنا کر کسی کو دیتا تھا یا ڈاک میں پارسل بھیجتا تھا تو وہ ساتھ تبلیغ کر رہا ہوتا تھا۔ کوئی احمدی کسی بھی حیثیت کا ہو، خواہ وہ وکیل ہو، خواہ وہ تاجر ہو۔ یا کوئی اور پیشہ ور ہو، خواہ نجار ہو یا لوہار ہو، ہر حیثیت میں وہ پہلے مبلغ تھا اور اس کی دوسری حیثیت بعد میں تھی۔ چنانچہ یہی وجہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے "لیکچر لدھیانہ" میں یہ بات واضح فرمائی کہ جہاں تک بیعتوں کے اعداد و شمار کا تعلق ہے دو ہزار، چار ہزار، چھ ہزار تک بیعتیں موصول ہوتی ہیں۔ اگر مبلغ نہیں تھے تو یہ بیعتیں کہاں سے آ رہی تھیں۔ اس زمانہ میں ہر ماہ چھ چھ ہزار بیعتیں عام روٹین (Routine) یعنی معمول کے مطابق ہوا کرتی تھیں۔ جس کا مطلب ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں بہتر ہزار بیعتیں سالانہ ہوا کرتی تھیں۔ علاوہ ازیں بعض ایسے اوقات بھی آتے تھے جب غیر معمولی شان کے ساتھ کوئی نشان ظاہر ہوتا تھا تو اچانک بیعتوں کی رفتار میں غیر معمولی اضافہ ہو جایا کرتا تھا۔ بعض اوقات ڈاکیا پھیرے مارتے مارتے تھک جاتا تھا۔ بیعتوں کا ایک تھیلا اٹھا کر لایا۔ پھر دوسرا تھیلا لے جانے چلا جاتا تھا۔ پھر وہ تیسرا لینے چلا جایا کرتا تھا۔ یہ برکت اس وجہ سے تھی کہ نفوس کی قربانی میں بھی برکت تھی۔ خدا تعالیٰ کی برکتیں ہماری قربانیوں کی برکتوں کے ساتھ ایک نسبت رکھتی ہیں۔ یہ درست ہے کہ ہماری قربانیوں سے

سینکڑوں گنا زیادہ اللہ کے فضل

ہوتے ہیں مگر وہ نسبت پھر بھی قائم ہے۔ اگر ایک اور سو کی نسبت آپ کہیں تو جب دس قربانیاں نازل کریں گے تو ہزار فضل نازل ہوں گے۔ یہ تو نہیں کہ ایک قربانی کے بعد سو اور دس کے بعد بھی سو ہی رہیں۔ اس لئے فضلوں کو بڑھانے کی بھی تو کچھ ادائیں ہوا کرتی ہیں۔ وہ ادائیں اختیار کرنی پڑیں گی۔

اس وقت تمام دنیا میں جو عیسائی مبلغ کام کر رہے ہیں ان کی تعداد دو لاکھ پچھتر ہزار کے قریب ہے۔ اور یہ وہ عیسائی مبلغ ہیں جو عام پادری نہیں، جو چرچوں میں عبادت کی خاطر مقرر ہوتے ہیں۔ بلکہ یہ خالصتاً تبلیغی تنظیموں سے وابستہ ہیں۔ اور ان کی زندگی کا مقصد تبلیغ کے سوا اور کچھ نہیں۔ اگر صرف ان کی تنخواہوں ہی کا حساب لگا کر آپ دیکھیں تو آپ حیران رہ جائیں۔ اس کے علاوہ بے شمار دوسرے خرچ ہیں جو ہر ایک پادری کے ساتھ لگے ہوئے ہیں۔ مثلاً لٹریچر کی اشاعت ہے، دولت کی مفت تقسیم ہے، لوگوں کو سامان مہیا کرنا، ان کو ہر قسم کے لالچ پیش کرنا، ہسپتالوں سکولوں اور کالجوں کے ذریعہ ان کی مدد کرنا وغیرہ یہ اتنی بھاری رقم بن جاتی ہے کہ ہم اس کا تصور بھی نہیں کر سکتے۔ صرف ان کی تنخواہوں پر ہر سال اربہا ارب روپیہ خرچ ہوتا ہے۔ جبکہ ہم بیچارے تو غریب لوگ ہیں۔ ہمارے پاس سالانہ بجٹ چند کروڑ کا ہے۔ اگر یہ سارا روپیہ بھی ہم مبلغوں پر خرچ کر دیں اور ایک آنہ بھی دوسری جگہ خرچ نہ کریں تب بھی تعداد میں ہزاروں مبلغوں سے آگے نہیں بڑھ سکتے۔ اور وہ دو لاکھ پچھتر ہزار کے لگ بھگ ہیں۔ اعداد و شمار دینے والے مختلف لوگ ہیں۔ کچھ فرق سے اعداد و شمار دیتے ہیں۔ لیکن جو میں نے جائزہ لیا ہے اس کے مطابق تقریباً پونے تین لاکھ باقاعدہ عیسائی مبلغین اس وقت دنیا میں کام کر رہے ہیں۔ اور اگر ان کے ساتھ مارمن چرچ کے پچاس ہزار سالانہ واقفین زندگی کو بھی شامل کر لیا جائے تو یہ تعداد سوا تین لاکھ بن جاتی ہے۔

اب سوال یہ ہے کہ سوا تین لاکھ کے مقابل پر ہمارے سو دو سو یا تین سو مبلغ کس طرح نبرد آزما ہو سکیں گے۔ اس کا علاج قرآن مجید نے بیان کر دیا ہے۔ اور یہ کیسا آسان اور کیسا پاکیزہ علاج ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تم بلاؤ اور عمل صالح کے تقاضے پورے کرو۔ اور عمل صالح کے تقاضوں میں یہ بات داخل کر دی ہے کہ انسان نفوس کی قربانی بھی دے اور اموال کی قربانی بھی دے۔ بلکہ مسلمان کی شرط میں یہ داخل کر دیا کہ

دعوت الی اللہ کرنے والا

ہو۔ اس سے زیادہ کھول کر اور کیا بات کی جا سکتی ہے۔ گویا یہ آیت کہہ رہی ہے کہ تم اسلام کا بے شک دعویٰ کرو تمہیں کوئی نہیں روکتا۔ لیکن اگر ایسے اسلام کا دعویٰ کرو گے جو خدا کی نظروں میں حسین اسلام ہے۔ بلکہ سب حسنوں سے زیادہ حسن رکھنے والا اسلام ہے تو پھر دعوت الی اللہ لازمی اور پہلی شرط ہے۔ پھر دوسری شرط

عمل جاری ہے۔ پھر اجازت ہے کہ اب کہو کہ ہاں میں مسلمان ہوں۔ نہ صرف اجازت ہے بلکہ فرض ہے کہ پھر یہ کہو کہ میں مسلمان ہوں۔ غرض مبلغین کی کمی کا علاج ہمیں بتا دیا۔ اگر ہر احمدی اپنے آپ کو اوّل طور پر مبلغ بنالے اور نفس کی قربانی میں سب سے زیادہ اہمیت دعوت الی اللہ کو دے تو آپ کے مبلغوں کی تعداد ساری دنیا کے عیسائی مبلغوں کی تعداد سے بڑھ جاتی ہے۔ بعض جگہ ایک ایک ملک میں آپ کے مبلغوں کی تعداد ساری دنیا کے عیسائی مبلغوں کی تعداد سے بڑھ جاتی ہے۔ اور یہ خیال کر لینا کہ مبلغ ہونے کے لئے باقاعدہ جامعہ سے پاس ہونا ضروری ہے بڑی ہی بیوقوفی اور نادانی ہے۔ انسان اپنی حیثیت کو نہ پہچاننے کے نتیجہ میں یہ بات سوچتا ہے۔

امر واقعہ یہ ہے کہ ہر مسلمان جو میدان جہاد میں داخل ہونا چاہتا ہے اس کا

سب سے بڑا ہتھیار

دعائیں ہیں۔ انسان جب اللہ کی طرف بلاتا ہے تو مدد بھی تو اللہ ہی سے مانگتا ہے۔ اسی لئے وہ ہر روز پانچ وقت ہر نماز کی رکعت میں ایاک نعبد و ایاک نستعین پڑھتا ہے کہ اے خدا! میں تیری ہی عبادت کروں گا۔ وعدہ کر چکا ہوں۔ نیت یہی ہے لیکن اب مدد بھی میں نے تجھ سے مانگنی ہے۔ تو مددگار ہو گا تو حق ادا ہوں گے۔ پس دعوت الی اللہ کا سب سے بڑا ہتھیار تو اللہ کی مدد ہے اور دعا ہے۔ دعا کے ذریعہ ایک مسلمان جب میدان جہاد میں داخل ہوتا ہے تو ساری دنیا کی طاقتیں اس کے مقابل پر کوئی حیثیت نہیں رکھتیں۔ اس لئے تمام دنیا کے احمدیوں کو میں اس اعلان کے ذریعہ متنبہ کرتا ہوں کہ اگر وہ پہلے مبلغ نہیں تھے تو آج کے بعد اُن کو لازماً مبلغ بننا پڑے گا۔ اسلام کو ساری دنیا میں غالب کرنے کے بہت وسیع تقاضے ہیں اور یہ بہت بڑا بوجھ ہے جو جماعت احمدیہ کے کندھوں پر ڈالا گیا ہے۔ عیسائی دنیا کو مسلمان بنانا کوئی معمولی کام نہیں۔ لیکن عیسائی دنیا کے اندر جو مزید بگاڑ پیدا ہو چکے ہیں وہ اتنے خطرناک اور خوفناک ہیں کہ اُن کی اصلاح کا کام ایک بہت بڑا منصوبہ چاہتا ہے اور بے انتہا ذہنی اور عملی قوتیں اس پر صرف کرنی پڑیں گی۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ اس وقت عیسائیت کے نتیجہ میں دنیا میں بہت گند پھیل چکا ہے۔ کئی قسم کی روحانی بیماریاں جڑیں پکڑ چکی ہیں۔ بعض بیماریاں کینسر کی شکل اختیار کر چکی ہیں۔ دعاؤں کے نتیجہ میں اللہ چاہے تو اصلاح فرما دے لیکن عملاً جہاں تک انسان غور کرتا ہے انسان کے بس میں اُن کی اصلاح نظر نہیں آتی۔ اسی طرح دہریت نے دنیا میں جتنا فروغ حاصل کیا ہے اس کی اصل ذمہ داری بھی عیسائیت پر عائد ہوتی ہے جیسا کہ قرآن کریم میں آتا ہے:-

"کَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ أَفْوَاهِهِمْ إِنْ يَقُولُونَ إِلَّا كَذِبًا" (الکہف آیت: ٦)

بعض نادان سمجھتے نہیں۔ وہ کہتے ہیں اللہ تعالیٰ کا کیا نقصان ہے۔ اگر ہم نے ایک شریک بنا لیا تو اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔ ہم نے اپنا ہی نقصان کیا۔ آخر خدا کیوں عیسائیت کے اتنا پیچھے پڑ گیا ہے۔ کیوں بار بار یہ کہتا ہے کہ تین خدا بنائے اور ظلم ہو گیا۔ اور اندھیر نگری ہو گئی۔ تو اس کی وجہ یہ ہے کہ اگر آپ آج کی تاریخ اور

انسانی انحطاط کا تجزیہ

کریں، تو اکثر بیماریوں کی ذمہ داری عیسائیت پر عائد ہو گی۔ وہ سرچشمہ بنتی ہے آج کی ساری بیماریوں کا۔ یہ ایک بنیادی حقیقت ہے کہ اگر نظریہ نامعقول ہو جائے تو اس کے نتیجہ میں بالآخر جس طرف وہ نظریہ بلانے والا ہے اس پر بھی یقین اُٹھ جاتا ہے۔ چنانچہ عیسائیت نے دہریت کو جنم دیا ہے۔ عیسائیت نے اشتراکیت کو جنم دیا ہے عیسائیت نے بے حیائی کی ہر تحریک کو جنم دیا ہے۔ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ عیسائیت کا عقیدہ بنیادی طور پر انسانی عقل سے ٹکرا رہا تھا۔ وہ قابل قبول نہیں تھا۔ ظاہر ہے جب خدا کی طرف بلانے والے ایک نامعقول بات کی طرف بلانے لگیں تو خدا کی ہستی کا اعتبار اُٹھ جاتا ہے۔ چنانچہ اس وقت عیسائی دنیا کے وسیع جائزہ سے جو اعداد و شمار مشہور امریکی رسالہ 'Time' میں شائع ہوئے ہیں ان سے یہ معلوم ہوا ہے کہ عیسائی کہلانے والوں میں سے صرف ۲۲ فیصد ایسے ہیں جو یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ خدا کی ہستی کے قائل ہیں۔ باقی عیسائی کہلانے والے خدا کی ہستی کے قائل ہی نہیں اور جو عیسائیت کے قائل ہیں اُن کی بیماریاں بھی بے شمار ہیں۔ پس نامعقول نظریہ کے نتیجہ میں دنیا دکھوں میں مبتلا ہو جاتی ہے۔ اور ایسے خطرناک فتنے پھوٹتے ہیں جو انسان کے لئے بڑی وسیع تباہی کا موجب بنتے ہیں۔ یہ اس تجزیہ کا وقت تو نہیں لیکن اشارۃً آپ کو یہ بتا رہا ہوں کہ اگر آپ غور کریں اور تدبر سے کام لیں تو آج کے زمانہ کی اکثر بیماریاں اور مصیبتیں عیسائیت سے پھوٹتی ہوئی نظر آئیں گی۔ اس لئے عیسائیت کے خلاف

سب سے زیادہ جہاد کی ضرورت

ہے اور اس جہاد میں ہر احمدی کو لازماً شامل ہونا پڑے گا۔ مجھے یقین ہے اگر ہر احمدی اس جہاد میں شامل ہو جائے تو ہماری تعداد اُن کے مبلغین سے کئی گنا بڑھ سکتی ہے۔

تبلیغ کے نتیجہ میں علم خود بخود آجاتا ہے۔ پہلے علم حاصل کر کے تبلیغ کرنا بھی اچھی بات ہے۔ لیکن جس شخص کو یہ توفیق نہ ہو اور اکثر کو نہیں ہوتی اُن کو انتظار کئے بغیر میدان میں کودنا پڑے گا۔ اس سلسلہ میں

دعا اصل چیز ہے

میں ایک لمبا عرصہ تبلیغ کے کام سے منسلک رہا ہوں۔ میرا یہ تجربہ ہے اور حقیقت بھی یہی ہے کہ کسی بھی بڑے سے بڑے عالم کی کوششیں ثمر آور نہیں ہوتیں جب تک وہ بنیادی طور پر متقی اور دعا گو نہ ہو۔ اور بڑے بڑے ان پڑھ میں نے دیکھے ہیں جن کو دین کے لحاظ سے کوئی وسیع علم نہیں تھا۔ لیکن ان کی باتوں میں نیکی اور تقویٰ تھا۔ ان کو دعاؤں کی عادت تھی۔ وہ بڑے کامیاب مبلغ ثابت ہوئے۔ اس لئے جو اصل ہتھیار ہے وہ تو ہر ایک احمدی کو مہیا ہے۔ پھر وہ باقی چیزوں کا انتظار کیوں کرتا ہے۔ ہاں جب تبلیغ کے میدان میں وہ کودیں گے تو رفتہ رفتہ اللہ تعالیٰ خود اُن کی تربیت فرمائے گا۔ اُن کے ذہنوں کو جلا بخشے گا۔ اُن کے علم میں برکت ڈال دے گا۔ یہ ایسے ہی ہے جیسے ایک عام انسان جب کوئی کام شروع کرتا ہے تو قانون قدرت خود بخود انتظام کرتا ہے کہ اس کا کام پہلے سے بہتر ہوتا چلا جائے۔ مثلاً بچہ ہے وہ پہلے چلنے لگتا ہے تو پھر دوڑنے بھی لگتا ہے۔ دوڑتا ہے تو پھر بڑے بڑے عظیم الشان کارنامے سرانجام دینے لگ جاتا ہے۔ ہر ورزش کے نتیجہ میں (سوائے اس کے کہ انسانی طاقت سے بڑھ کر کی جائے) پہلے سے بڑھ کر طاقت پیدا ہوتی ہے۔ اسی طرح جب آپ تبلیغ کے میدان میں جائیں گے تو خدا تعالیٰ خود آپ کو مضمون سکھائے گا۔ اور عیسائیت تو اتنی بودی ہے، اتنی بے معنی ہے، اتنی بے حقیقت ہے، اس کا نظریہ اتنا لچر ہے کہ کسی احمدی کے لئے عیسائیت کے مقابل پر کسی تیاری کی کیا ضرورت ہے۔ جس کے عقیدہ میں عیسائی خدا کے بیٹے کی موت داخل ہو گئی ہو، جس کی گھٹی میں یہ عقیدہ پڑا ہو کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام فوت ہو چکے ہیں، جس کو ماں نے دودھ میں یہ بات پلائی ہو کہ کوئی فانی انسان دنیا میں کبھی ابدی زندگی نہیں پا سکتا۔ صرف ایک خدا ہے جو

ابدی زندگی پانے والا

ہے۔ تمام انبیاء فوت ہو چکے ہیں۔ تو ایسے احمدی کو عیسائیت کے سامنے جانے سے کیا عار ہو سکتی ہے۔ یا اس کو کیا تردد پیدا ہو سکتا ہے۔ امر واقعہ یہ ہے کہ عیسائی احمدیوں سے بھاگتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لکھا ہے اور اپنی صداقت کے ثبوت میں یہ بات غیروں کے سامنے پیش فرمائی ہے کہ دیکھو! خدا تعالیٰ نے مجھے کسر صلیب کے لئے بھیجا تھا۔ اور اس کا ثبوت یہ ہے کہ ایک عام احمدی جو میری طرف منسوب ہوتا ہے جب وہ عیسائی پادریوں کے سامنے جاتا ہے تو اُن کو جب یہ پتہ لگتا ہے کہ یہ شخص احمدی ہے تو وہ خود بخود بھاگ جاتے ہیں۔ مزید کسی

بحث کی ضرورت ہی نہیں

ہمیں۔ ہم نے بچپن میں خود تجربہ کر کے دیکھا ہے۔ باوجود اس کے کہ ہم معمولی بچے تھے اور علم کے لحاظ سے بھی عملاً کورے تھے، پھر بھی بعض عیسائی پادری ہمارے مقابل پر آنے سے کترا گئے۔

مجھے یاد ہے ایک دفعہ ڈلہوزی میں ایک چرچ میں ہم چلے گئے۔ اس وقت ہم سکولوں میں پڑھتے تھے۔ وہاں ایک دیسی پادری صاحب تھے اُن سے ہم نے گفتگو شروع کر دی۔ کچھ دیر کے بعد اُن کا ایک بڑا پادری آگیا۔ مجھے پتہ نہیں عیسائیت کے کس فرقہ سے وہ تعلق رکھتا تھا۔ لیکن یورپین تھا۔ اس نے جب ہماری باتیں سنیں تو کچھ دیر کے بعد اس کو ہماری باتوں سے اندازہ ہو گیا کہ ہم احمدی ہیں۔ اس نے آگے بڑھ کر

ہم سے پُوچھا، بچو! تم کون ہو، کیا تم جماعت احمدیہ سے تعلق رکھتے ہو؟ ہم نے کہا ہاں ہم احمدی ہیں۔ اُس نے کہا اچھا! پھر تُم سے ہمیں بات کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ یہ کہہ کر اُس نے ہمیں رخصت کر دیا۔

پس حضرت مسیح موعُود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے جو دعویٰ فرمایا تھا اس کو تو احمدی بچّوں نے بھی سچّا ہوتا اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ اِس لئے بالغ نظر احمدی جو دُنیا کی تعلیم سے بھی مزیّن ہیں اور ساری دُنیا میں پھیلے پڑے ہیں، ان کے لئے عیسائیت کے سامنے جانے میں کونسا خطرہ ہے۔ وہ پہلے سے ہی

علمی لحاظ سے ہتھیار بند

ہیں۔ حضرت مسیح موعُود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کے علم کلام نے احمدی کے ذہن میں ایک ایسی روشنی پیدا کر دی ہے اور ایک ایسی جلا بخش دی ہے کہ جس نے عیسائیت کا مطالعہ نہیں کیا ہو وہ بھی عیسائی پادریوں سے ٹکر لینے کا اہل ہے۔ اس لئے کسی انتظار کی ضرورت نہیں ہے۔ صرف ایک ذہنی تبدیلی کی ضرورت ہے۔

آج کے بعد اگر ہر احمدی یہ سوچ لے کہ وہ جس ملک میں اور جہاں بھی ہے وہ لازماً دُنیا کمائے گا کیونکہ اس کے بغیر گزارہ نہیں ہے۔ اور دین کی خاطر کچھ پیش کرنے کے لئے اُسے دُنیا کمانی چاہیئے۔ لیکن وہ ہمیشہ اس بات کو پیشِ نظر رکھے کہ اس کا مال کمانے کا مقصد بھی اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دینا ہوگا۔ اور اس کی زندگی کے ہر لمحہ کا جواز اس بات میں مضمر ہوگا کہ وہ خدا کی خاطر جیتا ہے۔ اور خدا کی طرف بلانے کے لئے جیتا ہے۔ اس عہد کے ساتھ جب وہ کام شروع کرے گا تو آپ دیکھیں گے اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ دُنیا میں کس کثرت کے ساتھ اور کس تیزی کے ساتھ وہ انقلاب پیدا ہونا شروع ہو جائے گا جس کی ہم تمنا لئے بیٹھے ہیں۔

امر واقعہ یہ ہے کہ یہ انقلاب آپ کی راہ دیکھ رہا ہے۔ آپ کے خلوص کی راہ دیکھ رہا ہے۔ آپ کی بلند ہمتی کی راہ دیکھ رہا ہے۔ آپ کے قلب کے عزمِ صمیم کی راہ دیکھ رہا ہے۔ ان چیزوں کے بغیر جب آپ اس انقلاب کے پیچھے جاتے ہیں تو یہ انقلاب زیادہ تیز رفتاری کے ساتھ آپ سے دُور بھاگ رہا ہوتا ہے۔ آج اگر دُنیا کا

ہر احمدی یہ عزم کر لے

کہ اس نے اپنے نفس کی قربانی داعی الی اللہ کے رنگ میں خُدا کے حضور پیش کرنی ہے اور خُدا کی طرف بلانا ہے۔ تو وہ انقلاب جو ہم سے دُور بھاگتا ہوا نظر آ رہا ہے آپ دیکھیں گے کہ وہ ایک مقام پر ٹھہر گیا ہے۔ پھر وہ پلٹا ہے۔ پھر وہ آپ سے زیادہ تیز رفتاری کے ساتھ آپ کی طرف جھپٹتا ہوا نظر آئے گا۔ تب کوئی نہیں کہہ سکے گا کہ ہم انقلاب کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ یا انقلاب ہماری طرف بڑھ رہا ہے۔ اس وقت کیفیت یہ ہو جائے گی کہ جیسے ماں دیر کے بعد بچھڑے ہوئے بچّہ کو دیکھتی ہے اور بچہ دیر کے بعد بچھڑی ہوئی ماں کو دیکھتا ہے۔ کوئی نہیں کہہ سکتا کون کس کی طرف زیادہ تیز رفتاری کے ساتھ جھپٹا تھا۔ دِل سے ایک بے اختیار چیخ نکلتی ہے۔ اور دونوں ایک دُوسرے کی طرف لپکتے ہیں۔ اسی طرح اگر ہر احمدی اپنے دِل میں عزمِ صمیم پیدا کر لے کہ وہ خدا کی خاطر زندہ ہے اور خدا کی خاطر زندہ رہے گا۔ اور خدا کی طرف بلاتا رہے گا۔ تو پھر آپ دیکھیں گے کہ وہ عظیم الشان انقلاب جو ہم نے دُنیا میں برپا کرنا ہے وہ ہم سے زیادہ تیز رفتاری کے ساتھ ہماری طرف جھپٹے گا۔ وہ ہم سے دُور جاتا ہوا دکھائی نہیں دے گا۔

پس دوستوں کو چاہیئے کہ وہ

داعی اِلی اللہ بننے کا عزم

کریں۔ اور دعا کریں اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے۔ زمانہ بڑی تیزی کے ساتھ ہلاکتوں کی طرف بڑھ رہا ہے۔ اس کے قدم روک سکتے ہیں تو ہم نے روکنے ہیں۔ اس کی نجات کے سامان پیدا کرنے ہیں تو خدا کے حضور گریہ و زاری کے ساتھ ہم نے پیدا کرنے ہیں۔ اسے خُدا کے قدموں میں حاضر کرنا ہے تو ہم نے حاضر کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

خطبۂ ثانیہ کے دوران فرمایا:-

اِس اعلان کے تتمہ کے طور پر یہ بات بھی میں احباب کے سامنے کھول کر رکھنا چاہتا ہوں کہ جو لوگ دُعاؤں کے خط لکھتے ہیں وہ اگر اپنے خطوں میں اس بات کا ذکر بھی کر دیا کریں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے داعی الی اللہ بن چکے ہیں اور انہوں نے دعوت اِلی اللہ کا کام شروع کر دیا ہے تو اُن کے اس خط کے ساتھ میرے لئے یہ بہترین نذرانہ ہوگا۔ اور امرِ واقعہ یہ ہے کہ نذرانہ کا فلسفہ بھی یہی ہے کہ کسی کے ساتھ تعلقِ محبّت کے نتیجہ میں دِل میں بے اختیار دُعا پیدا ہو۔ اور جتنا تعلّق بڑھتا ہے اتنی زیادہ دُعا دِل سے اُٹھتی ہے۔

پس جہاں تک میرے دِل کا تعلّق ہے مَیں آپ کو یقین دِلاتا ہُوں کہ اس سے زیادہ پیارا اور اس سے زیادہ عزیز نذرانہ میرے لئے اور کوئی نہیں ہوگا کہ احمدی خواہ وہ مرد ہو یا عورت، بچّہ ہو یا بوڑھا، مجھے دُعا کے ساتھ یہ لکھے کہ مَیں خُدا کے فضل کے ساتھ اُن لوگوں میں داخل ہو گیا ہوں جو اللہ کی طرف بلاتے ہیں۔ جن کا عمل صالح ہے اور جو خُدا کے فرمان کے مطابق یہ اعلان کرتے ہیں کہ ہم مسلمان ہیں۔ جب یہ بات ساتھ لکھی ہوئی ملے گی اور اس کے ساتھ پھر اللہ تعالےٰ کے فضل سے بعد میں بیعتیں بھی آنی شروع ہوں گی تو پھر آپ دیکھیں گے کہ کس طرح میرے دِل سے

دُعائیں پھُوٹ پھُوٹ کر نکلیں گی

میرے دل ہی سے نہیں ہر احمدی کے دِل سے ان لوگوں کے لئے پھُوٹ پھُوٹ کر دُعائیں نکلیں گی۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ایسے نذرانے دینے والا بنا دے اور مجھے ایسے نذرانے قبول کر کے اُن کا حق ادا کرنے والا بنا دے"۔

(منقول از الفضل ربوہ مجریہ ۲۶ر اپریل ۱۹۸۳ء)

قرآن مجید کا گورمکھی ترجمہ

احباب جماعت احمدیہ کو اس اطلاع سے بڑی مسرت ہوگی کہ اللہ تعالیٰ کے خاص فضل و کرم سے نظارت دعوۃ و تبلیغ کے زیرِ اہتمام قرآن مجید کے گورمکھی ترجمہ کی طباعت کا کام ایک لمبے عرصہ کی جدّوجہد۔ سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کی خواہش اور سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی خاص توجہ اور شفقت و منظوری سے پایۂ تکمیل کو پہنچ گیا ہے۔ فالحمد للہ علی ذٰلک الاحسان۔ یہ گورمکھی ترجمۃ القرآن کئی خصوصیات کا حامل ہے۔ مثلاً (۱) یہ سیّدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی معرکہ آرا تفسیر "تفسیر صغیر" کا گورمکھی ترجمہ ہے جسے تفسیر صغیر کے ہی فٹ نوٹوں سے مزیّن کیا گیا ہے۔ (۲) ادبی نقطۂ نگاہ سے بھی یہ ترجمہ بہت بلند پایہ ہے کیونکہ اس کے مترجم پنجابی ادب اور سکھ لٹریچر کے چوٹی کے سکالر مکرم گیانی عباد اللہ صاحب ہیں جو سکھ لٹریچر میں ایک سند کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اور درجنوں کتب کے مصنف ہیں۔

(۳) ترجمہ میں گورمکھی زبان کو نہایت درجہ سلیس اور بامحاورہ صُورت میں استعمال کیا گیا ہے (۴) طباعت اور گٹ اپ کے اعتبار سے بھی اسے زیادہ سے زیادہ معیاری بنانے کی کوشش کی گئی ہے۔ (۵) اس کی ایک جانب قرآن مجید کا عربی متن اور دوسری طرف اس کا بامحاورہ ترجمہ دیا گیا ہے (۶) کتاب کی ضخامت کو مدّنظر رکھتے ہوئے اس کی جزبندی کرانے کے بعد اچھی اور خوبصورت جلد کرائی گئی ہے۔ (۷) اس کے لئے نہایت عُمدہ دبیز پارچمنٹ اور قیمتی کاغذ کا انتخاب کیا گیا ہے تاکہ عرصہ دراز تک یہ مقدس کتاب عمدہ کاغذ کی وجہ سے خراب ہونے سے محفوظ رہے۔

احباب سے گزارش ہے کہ وہ گورمکھی زبان کے اس ترجمۃ القرآن کو خرید کر اپنے پنجابی بھائیوں کیلئے اپنے گھروں میں رکھیں۔ مخیّر احباب اسے اپنے ذی علم پنجابی حلقۂ احباب اور عزیزوں کو جو اُن کے زیرِ تبلیغ ہوں مطالعہ کیلئے دیں۔ نیز اپنے اپنے علاقہ کی یونیورسٹیوں کی لائبریریوں اور مشہور پبلک لائبریریوں میں رکھوائیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے فضل سے قرآن مجید کی توسیع اشاعت کی توفیق عطا کرے آمین (ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

خُدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھُوَ النَّاصِرُ

کراچی میں معیاری سونا کے معیاری زیورات خریدنے اور بنوانے کے لئے تشریف لائیے!

الرّؤف جیولرز

۱۶ شہید کلاتھ مارکیٹ حیدری شمالی ناظم آباد کراچی

(فون نمبر: ۶۱۷۰۶۹)

سُورۃ فاتحہ کی انتہائی لطیف اور پُر معارف تفسیر

رقم فرمودہ سیدنا حضرت اقدس المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

"..... قرآن کریم سے بھی اور اقوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی یہ بات ثابت ہے کہ مغضوب علیہم میں خاص طور پر یہودی مراد ہیں اور ضالین سے خاص طور پر نصاریٰ مراد ہیں۔

یہ آیت اَلَّذِیْنَ کا یا اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ میں جو ھِمْ کی ضمیر ہے اس کا بدل ہے اور اس کا مفہوم یہ ہے کہ اے اللہ ہمیں منعم علیہ گروہ کے راستہ پر چلا اور منعم علیہ سے ہماری مراد ایسے منعم علیہ ہیں جو بعد میں تیرے غضب کے مورد نہ ہو گئے ہوں یا جو کسی اور کی محبت میں تجھے چھوڑ نہ بیٹھے ہوں اس مضمون میں مومن کے لئے خشیت کا بہت بڑا سامان مہیا ہے۔ اسے یاد رکھنا چاہیئے کہ جب تک انسان اس مقام تک نہ پہنچ جائے جس کے بعد کوئی گمراہی نہیں اسے کبھی مطمئن نہیں ہونا چاہیئے اور اس جدوجہد میں لگا رہنا چاہیئے کہ اس کا قدم زیادہ سے زیادہ مضبوطی کے ساتھ تقویٰ کی راہوں پر پڑتا ہے تا ایسا نہ ہو کہ تھوڑی سی غفلت سے وہ اپنے مقام سے گر کر تباہ اور برباد ہو جائے۔

اس آیت میں ایک بہت بڑی پیشگوئی ہے جو ہر سوچنے والے کے لئے ترقی ایمان کا موجب ہو سکتی ہے اور وہ یہ ہے کہ جس وقت یہ سورۃ نازل ہوئی ہے اس وقت یہود اور نصاریٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے نہ تھے بلکہ کفار مکہ آپ کے مقابل پر تھے۔ یہود اور نصاریٰ کی تعداد مکہ میں آٹے میں نمک کے برابر بھی نہ تھی اور نہ حکومت میں ان کا کوئی دخل تھا۔ پھر کیا وجہ ہے کہ اس ضرورت میں یہ نہیں سکھایا گیا کہ دعا مانگو کہ اللہ تعالیٰ تم کو پھر مشرک ہونے سے بچائے بلکہ یہ سکھایا گیا کہ دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ یہود اور نصاریٰ کے طریق پر چلنے سے بچائے۔ مشرکین کا ذکر چھوڑ کر یہ پیشگوئی کی گئی تھی کہ مشرکین مکہ کا مذہب ہمیشہ کے لئے تباہ ہو جائے گا اس لئے اس دعا کی ضرورت ہی نہیں کہ خدا تعالیٰ مسلمانوں کو مشرکین مکہ سا ہونے سے بچائے لیکن یہود اور نصاریٰ کا مذہب قائم رہے گا اس لئے اس بارہ میں دعا کرنے کی ضرورت رہے گی کہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو یہود اور نصاریٰ میں شامل ہونے سے بچائے۔

اس آیت میں یہ امر بھی قابل غور ہے کہ مسیحی تو اپنے مذہب میں مسلمانوں کو شامل کرتے ہیں اس لئے اس دعا کی ضرورت معلوم ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو اس فتنہ سے بچائے لیکن یہود تو بالعموم غیر مذاہب کے افراد کو اپنے اندر شامل نہیں کرتے پھر اس دعا کی کیا ضرورت ہے کہ خدا تعالیٰ انہیں یہود ہونے سے بچائے خدا تعالیٰ کا کلام ایک بے معنیٰ اور بے ضرورت دعا کے سکھانے کا مجرم نہیں ہو سکتا نہ سمجھ میں آسکتا ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے حکم سے ایسی غیر ضروری دعا دن میں تیس چالیس بار پڑھنے کا حکم دیں گے۔

پس مسلمانوں کو غور کرنا چاہیئے کہ یہودی فتنہ کسی اور رنگ میں تو ان کے لئے ظاہر نہیں ہونے والا۔ کیا یہ تو ممکن نہیں کہ آنے والے مسیح کا انکار کرنے کی وجہ سے مسلمانوں کی حالت یہود کے مشابہ ہو جائے گی۔ اور یہ حالت اس وقت ہو گی جب کہ مسیحی فتنہ بھی بڑے زور سے اسلام پر حملہ کرے گا۔

پس ایک طرف تو ایک مثیل مسیح کا انکار کر کے انہیں یہود سے مشابہت ہو جائے گی اور وہ خدا کی نصرت سے محروم ہو جائیں گے دوسری طرف مسیحیت ان پر حملے کر کے ان کے ہزاروں جگر کے ٹکڑے ان سے چھین کر لے جائے گی کیا یہ آیت ایک زبردست پیشگوئی نہیں ہے کیا اس سے فائدہ اٹھا کر وہ ان دو آگوں سے نجات حاصل نہیں کر سکتے۔

اس سُورت میں یہ لطیف خوبی پائی جاتی ہے کہ صفاتِ الٰہیہ اور دُعاؤں کا بیان بالکل ایک دوسرے کے مقابل میں ہوا ہے!!

اس سورۃ پر نظر غائر ڈالنے سے ایک اور لطیف خوبی کا پتہ چلتا ہے جو خدا تعالیٰ نے اس سُورت کی آیات میں رکھی ہے اور وہ یہ ہے کہ صفات الٰہیہ اور دُعاؤں کا بیان بالکل ایک دوسرے کے مقابل میں ہوا ہے چنانچہ الحمد للہ (یعنی سب تعریف اللہ کے لئے ہے) کے مقابلہ میں اِیَّاکَ نَعْبُدُ (ہم تیری عبادت کرتے ہیں) ہے جس سے بتایا ہے کہ جونہی انسان معلوم کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ سب خوبیوں کا جامع ہے تو وہ بے اختیار کہہ اُٹھتا ہے کہ ہم صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں۔ پھر ربّ العٰلمین کے مقابلہ میں اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ کو رکھا ہے کیونکہ جب انسان کو یقین ہو جائے کہ ہمارا خدا ہر ایک ذرہ ذرہ کا خالق اور محسن ہے تو وہ کہہ اٹھتا ہے کہ ہم تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں۔ اسی طرح الرّحمٰن کے مقابلہ میں جس کے معنے بغیر محنت اور مبادلہ کے دینے والا ہے اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ کو رکھا ہے کیونکہ جب انسان دیکھتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے انسان کے کسی عمل کے بغیر اس کی تمام ضروریات کو پورا کیا ہے تو وہ بے اختیار کہہ اٹھتا ہے کہ میری سب سے بڑی ضرورت تو حضور تک پہنچنا ہے اس کے پورا کرنے کے سامان بھی پیدا کیجئے پھر الرّحیم (یعنی محنت کا عمدہ بدلہ دینے والا) کے مقابلہ میں صراط الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ رکھا یعنی ایسے لوگوں کا رستہ دکھایئے جن پر آپ نے انعام کئے ہیں یعنی سیدھے راستے پر چلاتے چلاتے مجھے ان انعامات کا وارث کر دیجئے جو پہلے لوگوں کو ملے ہیں کیونکہ رحیمیت چاہتی ہے کہ کسی کام کو ضائع نہ ہونے دیا جائے پھر مٰلک یوم الدین کے مقابلہ میں غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ کو رکھا کیونکہ جب انسان کو یقین ہو کہ میرے اعمال کا حساب لیا جائے گا تو فوراً اس کے دل میں ناکامی کا خوف پیدا ہو جاتا ہے پس بندہ مٰلک یوم الدین پر غور کر کے اللہ تعالیٰ کی ناراضگی سے بچنے کی دعا کرتا ہے۔

اس سورۃ شریفہ کی آیات پر اگر نظر غور ڈالی جائے اور ان کی ترتیب کو چشم تعمق سے ملاحظہ کیا جائے تو صاف عیاں ہو جاتا ہے کہ اس میں انسان کے لئے بتدریج روحانی منازل طے کرنے اور منزل بمنزل چل کر آخر قرب الٰہی کا شرف حاصل کرنے کی ہدایات مندرج ہیں کسی ذات کی فرمانبرداری یا عبادت دو ہی وجہ سے ہوتی ہے یا محبت سے یا خوف سے سو اللہ تعالیٰ نے اس سُورت میں اپنی دونوں قسم کی صفات کی طرف متوجہ کیا ہے بعض لوگ، جن کی طبیعت میں احسان کی قدر کا مادہ زیادہ ہوتا ہے احسان کو دیکھ کر فرمانبرداری کرتے ہیں مگر بعض لوگ احسان کی پرواہ بھی نہیں کرتے مگر خوف اُن کو فرمانبرداری پر مجبور کر دیتا ہے لیکن دانا انسان کا یہ کام ہے کہ پہلے محبت سے کام لے اور اگر اس سے کام نہ چلے تو پھر خوف دلائے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے بھی اس سورت میں پہلے اپنی صفات کا بیان کیا ہے جن پر غور کرنے سے انسان کا دل محبت الٰہی سے پُر ہو جاتا ہے اس کا نام اللہ ہے یعنی سب خوبیوں کا جامع اور سب نقائص سے منزّہ ہے سب اشیاء کا خالق اور اُن کا رازق ہے مومن کافر سب کی ربوبیت کرتا ہے اس نے ہماری زندگی کے وہ سامان جن سے ہم واقف بھی نہیں ہمارے لئے پیدا کئے ہیں اور ہم جو نیک عمل کریں اُن کا بہتر سے بہتر انعام دیتا ہے جو لوگ کسی چیز کی خوبصورتی یا اس کے احسان کو دیکھ کر فرمانبرداری کرنے کے عادی ہوتے ہیں وہ ان صفات کو دیکھ کر بے اختیار اِیَّاکَ نَعْبُدُ کہہ کر اس کے آگے جھک جاتے ہیں لیکن جو لوگ محبت کے اسرار سے ناواقف ہوتے ہیں اور سخت سلوک کے عادی ہوتے ہیں وہ مٰلک یوم الدین کی صفت پر جب غور کرتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جزا سزا کے دن کا مالک ہے اور ایک دن اس کے سامنے حاضر ہو کر اس کے سب انعامات کا حساب دینا ہوگا وہ خوف کی وجہ سے بے اختیار ہو کر اس کے آگے گردن جھکا دیتے ہیں اور اِیَّاکَ نَعْبُدُ کہہ اٹھتے ہیں غرض کوئی انسان ہو خواہ محبت سے متأثر ہونے والا خواہ خوف سے ماننے والا سورہ فاتحہ کی ان ابتدائی آیات کو پڑھ کر بے اختیار اِیَّاکَ نَعْبُدُ کہہ اٹھتا ہے لیکن ساتھ ہی جب وہ ایک طرف تو اپنی کمزوری کو دیکھتا ہے اور دوسری طرف اس شہ خوباں کے حسن و احسان یا اس کی عظمت و جبروت کا مطالعہ کرتا ہے تو بے اختیار ہو کر اِیَّاکَ نَعْبُدُ کے ساتھ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ بھی کہہ اٹھتا ہے یعنی مَیں تو حضور کا فرمانبردار ہوں اور آپ ہی کی عبادت کرتا ہوں لیکن جو حق عبادت ہے وہ مجھ سے ادا نہیں ہو سکتا اس لئے میں آپ ہی سے مدد چاہتا ہوں آپ اس کام میں میری مدد فرمائیں اور حق عبادت ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائیں جب محبت اس حد تک پہنچ جاتی ہے اور عظمتِ الٰہی اس حد تک بندہ کو متأثر کر دیتی ہے تو پھر جیسا کہ فطرتِ انسانی کا تقاضا ہے وہ بے اختیار اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ کہہ اٹھتا ہے یعنی مجھے سیدھا راستہ دکھا اور سیدھا راستہ ہمیشہ باقی راستوں سے اقرب ہی ہوتا ہے۔ پس یہ کلام محبت

کے کمال کو ظاہر کرتا ہے کہ اے اللہ اب میں آپ سے دور نہیں رہ سکتا آپ مجھے وہ سب سے نزدیک افراط و تفریط سے پاک راستہ دکھائیں جس پر چل کر میں جلد سے جلد آپ تک پہنچ جاؤں لیکن چونکہ دربارِ شاہی میں باریاب ہونے والے لوگ مختلف مدارج کے ہوتے ہیں بعض عام درباری اور بعض خاص الخاص لوگ اس لئے میں فطرت کے تقاضا کو پورا کرتے ہوئے صراط الذین انعمت علیہم کی دعا سکھلائی۔ یعنی اے مولیٰ آپ مجھے سیدھا راستہ دکھلائیں اور مجھ پر یہ فضل بھی کریں کہ منعم علیہ لوگوں کا راستہ دکھائیں یعنی حضور کے دربار میں میرا داخلہ عام لوگوں میں ہو کر نہ ہو بلکہ آپ کے خاص پیاروں میں شامل ہو جاؤں اور عاشق ہوتے ہوئے معشوق بھی ہو جاؤں اور جس طرح میں آپ سے محبت کرتا ہوں جناب بھی مجھ سے محبت کرنے لگ جائیں (کیونکہ منعم علیہ گروہ ہی ہے جو اللہ تعالیٰ کا محبوب گروہ ہے اور جو جماعت انعام ہی انعام کی مستحق ہوتی ہے وہی پیاری جماعت ہوتی ہے) اس طرح بندہ اس مقامِ محبت کو جا پہنچتا ہے جس میں کوئی پردہ مغایرت نہ رہے اب گویا انسان کمال کو پہنچ جاتا ہے اور عاشق و معشوق ایک ہو جاتے ہیں۔ لیکن چونکہ ایمان بین الخوف والرجاء ہے اس لئے جب انسان اس روحانی لذت کو حاصل کر لیتا ہے تو اس کی تمنا ہوتی ہے کہ یہ مقام اس کو ہمیشہ حاصل رہے اور اس پر اس کو ثبات نصیب ہو اس لئے مولیٰ کریم نے انسان کو اپنے حضور یہ عرض کرنا سکھلایا ہے کہ آپ یہ فضل بھی کریں کہ اس ملاقات کے بعد میں آپ سے کسی طرح بھی جدا نہ ہوں اور چونکہ جدائی کے دو طریق ہو سکتے ہیں یا تو یہ کہ معشوق ناراض ہو کر نکال دے اور یا یہ کہ عاشق ہی عشق ترک کر کے علیحدہ ہو جائے اس لئے دونوں صورتوں کو بیان کرنے کے لئے فرمایا کہ غیر المغضوب علیہم یعنی نہ تو ایسا ہو کہ آپ میری کسی غلطی کی وجہ سے مجھ پر ناراض ہو جائیں ولا الضالین اور نہ ایسا ہو کہ منزلِ مقصود پر پہنچ کر میرے ہی دل میں آپ کے سوا کسی اور شئی کا عشق پیدا ہو جائے اور میں آپ کو چھوڑ کر کسی اور طرف چلا جاؤں۔

یہ ایک ایسی کامل اور جامع دعا ہے جو خدا تعالیٰ نے محض اپنے رحم سے انسان کو اپنے حضور عرض کرنے کے لئے تعلیم کی ہے جس کے مقابلہ میں کوئی اور مذہب اپنے آپ کو پیش نہیں کر سکتا۔ غور کرو کس طرح انسانی فطرت کا اول سے آخر تک نقشہ کھینچ دیا ہے اور کس طرح تمام قسم کے متفرق خیالات کے لوگوں کا علاج اس چھوٹی سی سورت میں بتا دیا ہے پس جو سمجھنے والے ہیں سمجھیں اور جو سوچنے والے ہیں سوچیں کہ دنیا کا نجات دہندہ مذہب سوائے اسلام کے اور روحانی بیماریوں کا علاج سوائے قرآن کے کوئی نہیں۔

آمین ۔ صحیح حدیث میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں جب سورہ فاتحہ کو غیر المغضوب علیہم ولا الضالین پر ختم کرتے تو آمین کہتے جس کے معنے اللّٰھم استجب لنا کے ہیں یعنی اے اللہ ہماری یہ عرض قبول فرما اور باتباع ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ رضی اللہ عنہم کا یہی عمل ثابت ہے:۔

(تفسیر کبیر جلد اوّل جزء اوّل ص۴۶ تا ص۴۹)

مُرسلہ: مکرم محمد عبید اللہ صاحب قریشی بنگلور۔

مجالس انصار اللہ اڑیسہ کا

تیسرا کامیاب سالانہ اجتماع

رپورٹ مُرسلہ: مکرم انیس الرحمٰن خان صاحب ناظم اعلیٰ مجالس انصار اللہ اڑیسہ

بفضلہٖ تعالیٰ مورخہ ۹ و ۱۰ اپریل ۸۳ء کو کرڈاپلی میں مجالس انصار اللہ اڑیسہ کا تیسرا کامیاب سالانہ اجتماع منعقد ہوا۔ قبل ازیں اجتماع کے تمام پروگراموں کو خوش اسلوبی سے پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے مکرم شیخ یوسف علی صاحب دلبہرہ کی سرکردگی میں ایک سب کمیٹی تشکیل دی گئی جس کے زیر انتظام جماعت کے تمام افراد نے مل کر مسجد احمدیہ کے وسیع صحن میں خوبصورت اجتماع گاہ تیار کی۔ اجتماع میں شرکت کی غرض سے محترم مولوی بشیر احمد صاحب خادم صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ اور اڑیسہ کی تمام جماعتوں کے نمائندگان تشریف لائے۔ کیرنگ سے ۹ نمائندگان سائیکلوں پر آئے۔ مورخہ ۱۰/۴/۸۳ کو نمازِ تہجد اور فجر کی باجماعت ادائیگی، درس حدیث شریف اور اجتماعی تلاوتِ قرآن پاک کے بعد ناشتہ کیا گیا۔ اجتماع کا پہلا اجلاس ٹھیک ۸/۱ بجے صبح محترم مولوی بشیر احمد صاحب خادم صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی زیرِ صدارت منعقد ہوا۔ مکرم شیخ یوسف علی صاحب کی تلاوت کلام پاک کے بعد صدر مجلس نے پرچم کشائی کی رسم ادا کی نظم خوانی اور محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان و دیگر بزرگان کے پیغامات سُنائے جانے کے بعد مکرم محمد صدیق صاحب صدر جماعت نے ایڈریس پیش کیا۔ بعدہٗ مکرم سید بشیر الدین صاحب سونگھڑہ نے "غلبۂ اسلام اور ہماری ذمہ داریاں" مکرم شیخ غلام ہادی صاحب بھدرک نے "احمدیت سے ہم نے کیا پایا"۔ مکرم عطاء الرحمٰن خان صاحب کیرنگ نے "فضائل قرآن مجید" اور مکرم مولوی شرافت احمد خان صاحب مبلغ سلسلہ نے "برکاتِ دعا" کے عناوین پر تقاریر کیں اس دوران مکرم شیخ غلام احمد صاحب نے مکرم فضل الرحمٰن صاحب پردوار کی بھیجی ہوئی نظم سُنا کر حاضرین کو محظوظ کیا۔ اختتامی صدارتی خطاب کے ساتھ یہ اجلاس برخواست ہوا۔

دوپہر کے کھانے اور ظہر و عصر کی نماز کی ادائیگی کے بعد خاکسار انیس الرحمٰن خان کی زیر صدارت مجلسِ شوریٰ منعقد ہوئی جس میں دیگر مشورہ جات کے علاوہ آئندہ سالانہ اجتماع سونگھڑہ میں ہونا قرار پایا۔

نمازِ مغرب و عشاء کی ادائیگی کے بعد اجتماع کا دوسرا اجلاس خاکسار کی زیرِ صدارت مکرم مولوی محمد یوسف صاحب انور مبلغ سلسلہ کی تلاوت، کلام پاک اور مکرم شیخ زین العابدین صاحب کی نظم خوانی سے شروع ہوا۔ اس اجلاس میں مکرم سید مسعود احمد صاحب کٹکی، مکرم بختی خان صاحب کوٹیلہ۔ مکرم سید سیف الدین صاحب سونگھڑہ، مکرم عبد الرحمٰن صاحب پنکال۔ مکرم یٰسین خان صاحب۔ مکرم مولوی سید فضل عمر صاحب اور خاکسار نے تقاریر کیں۔ مکرم محمد یونس صاحب بھدرک۔ مکرم بہادر خان صاحب کرڈاپلی اور مکرم عبد الصمد صاحب کٹک نے نظمیں پڑھیں۔

مورخہ ۱۱/۴/۸۳ کو نمازِ تہجد و فجر کی باجماعت ادائیگی درس حدیث شریف اور اجتماعی تلاوتِ کلام پاک کے بعد ناشتہ کیا گیا۔ بعدہٗ مختلف ورزشی مقابلہ جات ہوئے۔ ٹھیک ۹/۱ بجے اجتماع کا اختتامی اجلاس مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی زیرِ صدارت مکرم محمد خان صاحب کی تلاوتِ کلام پاک اور مکرم محمد نصیر صاحب کیرنگ کی نظم خوانی سے شروع ہوا۔ بعدہٗ مکرم فضل الرحمٰن صاحب پردوار۔ مکرم سید حمید الاسلام صاحب بھونیشور۔ مکرم عبد المنان صاحب۔ مکرم مولوی شیخ عبد الحلیم صاحب مبلغ سلسلہ مکرم مولوی محمد یوسف صاحب انور مبلغ سلسلہ خاکسار انیس الرحمٰن خان اور صدر مجلس نے تقاریر کیں۔

الحمد للہ کہ اس موقعہ پر دو افراد بیعت کر کے داخل سلسلہ عالیہ احمدیہ ہوئے۔ مکرم محمد یوسف صاحب بھدرک نے آئندہ سال سے اپنے والد محترم کے نام سے ایک شیلڈ دینے کا اعلان کیا۔ مکرم سخاوت اللہ صاحب نرگاؤں نے اس موقعہ پر دو کپ مستحقین کو دیئے آخر میں صدر مجلس نے انعامات تقسیم فرمائے اور ایک بجے دوپہر ہمارا تیسرا سالانہ اجتماع اختتام پذیر ہوا۔ اللہ تعالیٰ اجتماع کے سلسلہ میں ہر قسم کا تعاون کرنے والے افراد کو جزائے خیر عطا فرمائے آمین:۔

درخواستہائے دعا

○۔ مکرم محمد حبیب اللہ صاحب احمدی گوملا (رانچی) مختلف مدات میں مبلغ بیس روپے ارسال کر کے اپنے بیٹے عزیز محمد ظفر اللہ سلمہٗ کی بی کام فائنل کے امتحان میں نمایاں کامیابی کے لئے ○۔ مکرم محمد صادق صاحب احمدی صدر جماعت احمدیہ جڑچرلہ (آندھرا) اپنے داماد مکرم فاروق احمد خان صاحب عادل آباد جو بوجہ علالت ہسپتال میں زیرِ علاج ہیں کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے ○۔ مکرم بشیر احمد صاحب مہدی پورہ کالونی حیدر آباد اپنی اہلیہ کی بسہولت فراغت اور نیک صالح خادمِ دین اولادِ نرینہ کے تولد ہونے نیز والدین کی صحت و سلامتی کے لئے ○۔۔ مکرم مبارک احمد صاحب شیخوپوریہ قادیان اپنی بڑی بچی کی تقریب آمین پر بطور شکرانہ اعانت بدر میں ۵/ روپے ادا کر کے عزیزہ کی صحت و سلامتی اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے ○۔ مکرم زبیر احمد صاحب کلکتہ اپنی بیٹی عزیزہ نبیلہ سلمہا کی صحت و سلامتی اور اپنے سکول میں داخلہ ملنے نیز خود کی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے ○۔ مکرم سید شہاب احمد صاحب ابن محترم سید محی الدین احمد صاحب وکیل مرحوم (رانچی) مقیم بمبئی اپنے بیٹے عزیز "امتشام نور سلمہٗ" جو بوجہ MENEN GITIS تشویشناک طور پر بیمار ہے کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے ○۔ مکرم عزیز احمد صاحب مقیم اونٹاریو (کینیڈا) عرصہ قریباً ایک ماہ سے پیر دل کی شدید تکلیف سے دوچار ہیں ڈاکٹر والے نے بعض پرہیز تجویز کئے ہیں اسی طرح موصوف کی اہلیہ محترمہ نسیمہ بیگم صاحبہ بھی بوجہ DEPRESSION اور کمزوری معدہ کے سبب تشویشناک طور پر علیل ہیں علاج جاری ہے ہر دو مریضان کی کامل صحت و شفایابی درازی عمر اور نیک مقاصد میں کامیابی کے لئے قارئین بدر کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے (ادارہ)

لمحۂ فکریہ

از مکرم الحاج محمد عبداللہ صاحب بی ایس سی ایل ایل بی حیدرآباد

۱۴ اپریل کے روزنامہ اخبار "منصف" میں جناب خالد قادری صاحب نے اپنے مضمون زیرِ عنوان "پاکستان کو ذوالفقار سے کس نے محروم کیا" جنرل ضیاء الحق صدر پاکستان پر تنقید اور بھٹو صاحب کی مدح سرائی کرتے ہوئے منجملہ دیگر امور کے یہ بھی تحریر فرمایا تھا کہ:-

"بھٹو صاحب اس قدر جری مسلمان تھے کہ انہوں نے قادیانیوں کو اسلام سے خارج کیا اور ان کے اس فیصلہ کو ساری دنیا کے مسلمانوں نے قبول کیا وہ لوگ بھی جو بھٹو صاحب کو مسلمان نہیں سمجھتے اگر بھٹو قادیانیوں کو کافر قرار نہ دیتے ..... تو ان کی حکومت اسی طرح بغیر کسی مشکل کے جاری رہتی جس طرح جنرل ضیاء الحق کی حکومت چل رہی ہے۔"

اس پر ۱۸ اپریل کے منصف میں جناب وقار احمد صاحب ایڈوکیٹ نے خیال آرائی فرمائی اور اپنے حالیہ دورہ اسلام آباد کے بعد سے وہاں کے ایک ذمہ دار عہدہ دار سے ملاقات کا ذکر کرتے ہوئے تحریر فرمایا کہ

"اس عہدہ دار نے بھٹو کے بارے میں اس قدر شرمناک باتیں بتائیں جنہیں دہرایا نہیں جا سکتا.. ... خالد قادری صاحب کی ناواقفیت کا یہ عالم ہے کہ وہ قادیانیوں کو غیر مسلم بنانے کا سہرہ بھی بھٹو ہی کے سر باندھ رہے ہیں۔"

اس سلسلے کے جواب سے جناب خالد قادری صاحب نے مزید مراسلہ ۱۱ اپریل کے منصف میں شائع کروایا جس میں موصوف نے اپنے ۱۴ اپریل کے مضمون کی تائید میں دلائل دیتے ہوئے یہ بھی تحریر فرمایا کہ:-

"رہی بات قادیانیوں کی تو کوئی مانے یا نہ مانے مؤرخ تو یہی لکھے گا کہ بھٹو صاحب نے انہیں اسلام سے خارج کیا ..... ہر مسلمان کو یہ کہنا چاہیئے کہ خدا کے پاس دیر ہے اندھیر نہیں ..... بھٹو بے قصور تھے انہیں الزام ثابت کئے بغیر پھانسی دے دی گئی۔"

موصوف کے یہ ارشادات احکام ربانی وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْأَقَاوِيلِ لَأَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِينِ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِينَ فَمَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ عَنْهُ حَاجِزِينَ (سورۃ الحاقہ آیات ۴۵ تا ۴۸ رکوع ۲) کی روشنی میں ہر سنجیدہ ذہن کو دعوتِ فکر دیں گے۔ باری تعالیٰ ان آیات میں فرماتا ہے۔ "اور اگر باندھ لیوے اوپر ہمارے بعض باتیں البتہ پکڑیں ہم اس کا داہنا ہاتھ پھر کاٹ ڈالیں ہم اس سے رگ گردن پس نہ ہووے تم میں سے کوئی اس سے باز رکھنے والا۔" (ترجمہ از مولانا شاہ رفیع الدین صاحب دہلویؒ جو مسلمانوں کے تمام فرقوں میں مستند اور مقبول سمجھا جاتا ہے) اسی طرح مولانا اشرف علی صاحب تھانوی نے ان آیات کا حسب ذیل ترجمہ کیا ہے۔ "اور اگر یہ (پیغمبر) ہمارے ذمہ کچھ (جھوٹی) باتیں لگا دیتے تو ہم ان کا داہنا ہاتھ پکڑتے پھر ہم ان کی رگِ دل کاٹ ڈالتے پھر تم میں سے کوئی ان کا اس سزا سے بچانے والا بھی نہ ہوتا۔"

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے اپنے مامورین و مرسلین کی صداقت کو پرکھنے کا اصول واضح کیا ہے چنانچہ جھوٹے مدعیان مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی پر ان آیات کا جس رنگ میں اطلاق ہوا اس پر تاریخ شاہد ناطق ہے اس کے بعد امام مہدی کی بعثت کے لئے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اسلاف نے چونکہ چودھویں صدی ہجری متعین کی تھی اس لئے ایک جھوٹے مدعی نے بھی حرم شریف پہنچ کر ان آیات کا تازہ نشان فراہم کر دیا جبکہ حقیقی امام مہدی حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام نے سارے ادیان پر اسلام کی فوقیت اور غلبہ ثابت کرنے میں اپنی زندگی گزار دی۔ آپؑ کی آمد کی غرض و غایت آپؑ کے حسب ذیل چند اشعار سے ثابت ہو سکتی ہے ؎

اسلام سے نہ بھاگو راہ ہدیٰ یہی ہے
اے سونے والو جاگو شمس الضحیٰ یہی ہے
مجھ کو قسم خدا کی جس نے ہمیں بنایا
اب آسماں کے نیچے دینِ خدا یہی ہے
بالمقابل سیہ ہیں جن کے اس دیں سے ہیں وہ منکر
پرلے اندھیرے والو دیں کا دیا یہی ہے
اسلام کی سچائی ثابت ہے جیسے سورج
پر دیکھتے نہیں ہیں دشمن بلا یہی ہے
جب کھل گئی سچائی پھر اس کو مان لینا
نیکوں کی ہے یہ خصلت راہ حیا یہی ہے

سو سو نشاں دکھا کر لاتا ہے وہ بلا کر
مجھ کو جو اس نے بھیجا بس مدعا یہی ہے

اسی طرح ایک اور جگہ فرماتے ہیں ؎

ہر برگماں و وہم سے احمدؑ کی شان ہے
جس کا غلام دیکھو مسیح زمان ہے
تم ہمیں کافر کا دیتے ہو خطاب
کیوں نہیں لوگو تمہیں خوفِ عقاب
قادر کے کاروبار نمودار ہو گئے
کافر جو کہتے تھے وہ گرفتار ہو گئے
کافر جو کہتے تھے وہ نگوسار ہو گئے
جتنے تھے سب کے سب ہی گرفتار ہو گئے

پس آیات محولہ بالا میں مامورین و مرسلین کی صداقت کو پرکھنے کے لئے جو گر بتایا گیا ہے اور جھوٹوں کے کیفر کردار کو پہنچنے کی جو وعید ہے اس کی سابقہ مثالوں سے قطع نظر تازہ نظیر بھی دنیا نے دیکھ لی۔ اگر حضرت مرزا صاحب بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے مامور نہ ہوتے تو خدا تعالیٰ کی اس وعید سے کیسے بچ جاتے اور انہیں ایسی کامیابی کیسے عطا ہوتی کہ دنیا کا کوئی ملک ایسا نہیں ہے جہاں ان کے پیرو اور ماننے والے نہ ہوں۔ جبکہ خدا تعالیٰ ایک اور آیت میں فرماتا ہے فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَوْ كَذَّبَ بِآيَاتِهِ ۚ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الْمُجْرِمُونَ (سورہ یونس آیت ۱۸) ترجمہ از مولانا شاہ رفیع الدین صاحب دہلویؒ "پس کون شخص بہت ظالم ہے اس شخص سے جو کہ باندھ لیوے اوپر اللہ کے جھوٹ یا جھٹلاوے اس کی نشانیوں کو تحقیق بات یہ ہے کہ نہیں چھٹکارا پاتے گنہگار"

اس آیت میں باری تعالیٰ نے دو آدمیوں کو سب سے زیادہ گناہ گار قرار دیا ہے ایک وہ جو اللہ پر افتراء باندھتا ہے دوسرا وہ جو اللہ کی نشانیوں کو جھوٹ قرار دیتا ہے یہ دونوں ایسے بڑے ظالم ہیں کہ باری تعالیٰ انہیں مجرم قرار دیتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے ایسے ظالم اپنے اس جرم کی پاداش میں اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہوتے۔ دوسری آیات قرآنی سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ یہ لوگ صرف ناکام و نامراد ہی نہیں ہوتے بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے انہیں سزا بھی ملتی ہے جو بہت ہی سخت ہوتی ہے جیسا کہ مفتری کے لئے ولو تقوّل علینا والی آیات محولہ بالا سے ظاہر ہوتا ہے۔

خالد قادری صاحب کے یہ ارشادات مذکورہ آیات کی روشنی میں ہر سنجیدہ ذہن کو دعوتِ فکر دیں گے اگر حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی طرف سے مامور نہ ہوتے تو آیاتِ محولہ بالا کی روشنی میں خدا تعالیٰ کی پکڑ سے بچ نہ سکتے اور آپ قتل کر دیئے جاتے چونکہ آپؑ حق پر تھے اس لئے آپ کی تکذیب کرنے والا اگرچہ اسلامی مملکت کا حاکم ہو کر آپؑ کو اور آپکی جماعت کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دے تو حسب جز آیت بالا او کذّب بآیٰتہ فانّہ لا یفلح المجرمون کے تحت پکڑا گیا اور تختۂ دار پر چڑھا دیا گیا چونکہ خالد قادری صاحب کی ضمیر نے للکار کر ایسا عنوان ۱۴ اپریل کی اشاعت منصف میں بندھوا دیا کہ

"پاکستان کو ذوالفقار سے کس نے محروم کیا"

اور ۱۱ اپریل کی اشاعت میں یہ تحریر فرما گئے کہ

"کوئی مانے یا نہ مانے مؤرخ تو یہی لکھے گا کہ بھٹو صاحب نے احمدیہ جماعت کو اسلام سے خارج کیا۔"

صراحت ہذا لمحۂ فکریہ کی تعریف میں نا لیا داخل ہو گی کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے ؎

برگ درختانِ سبز در نظرِ ہوشیار
ہر ورقے دفتریست معرفتِ کردگار

پس یہ نوشتۂ خداوندی ان سب کی آنکھیں کھولے جنہیں تا حال امام زمان کو ماننے کی سعادت نصیب نہیں ہوئی۔ اور نہیں تو کم از کم یہ دل ہلا دینے والا واقعہ ہی انہیں خدا کی معرفت سے ہمکنار کر دے آمین۔

درخواستہائے دعا

● مکرم رحمت اللہ صاحب توتی کوڑی (تامل ناڈو) دس روپے امانت بدر میں ارسال کر کے اپنی بیٹی کی زچگی کے مرحلہ سے بسہولت فراغت اور نیک صالح و خادم دین اولادِ نرینہ تولد ہونے کے لئے۔ ● لیڈی ڈاکٹر محترمہ جنت النساء صاحبہ لشمول امانت بدر مختلف مدات میں تیس ڈالر (امریکن) ارسال کر کے دینی و دنیوی ترقیات، نیک مقاصد میں کامیابی اور پریشانیوں کے ازالہ کے لئے۔ ● شری بھگت رام شرما شملہ مختلف مدات میں مبلغ پچیس روپے ادا کر کے اپنے ہاں اولادِ نرینہ کی ولادت، خود کی صحت و سلامتی اور حق کی شناخت کی توفیق پانے کے لئے قارئین بدر سے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

(ادارہ)

آندھرا پردیش کے مختلف علاقوں میں تبلیغی اور تربیتی جلسوں کا انعقاد

رپورٹ مرسلہ مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ انچارج آندھرا پردیش

جلسہ سالانہ حیدرآباد

حیدرآباد کے تاریخی شہر میں ۲۳ر ۲۴ر اپریل ۱۹۸۳ء بروز ہفتہ اتوار احمدیہ جوبلی ہال کے سامنے کھلی سڑک پر عظیم الشان پبلک جلسہ منعقد کرنے کا فیصلہ کیا گیا تاکہ غیر از جماعت افراد زیادہ سے زیادہ شمولیت اختیار کر کے تحقیق حق کر سکیں۔ اس غرض سے ایک خوبصورت پنڈال ترتیب دیا گیا۔ شامیانے لگائے گئے قمقموں کا انتظام کیا گیا اور معززین کے لئے سینکڑوں کی تعداد میں کرسیاں مہیا کی گئیں۔ جلسہ کی تشہیر کے لئے دعوت نامے تقسیم کئے گئے۔ شہر کے مختلف علاقوں میں خدام نے سینکڑوں پوسٹر راتوں رات چسپاں کئے۔ مستورات کے لئے احمدیہ جوبلی ہال اور اس کی گیلریوں میں بیٹھنے کا انتظام کیا گیا۔ سیاست۔ ملاپ اور منصف جو حیدرآباد کے کثیر الاشاعت اور مؤقر جرائد ہیں اس جلسہ کی تشہیر کرتے رہے جس کے نتیجہ میں ہر دو روز کرسیوں کا انتظام محدود نظر آ رہا اور سینکڑوں افراد کھڑے رہ کر بھی جماعت احمدیہ کا پیغام نہایت ذوق و شوق سے سنتے رہے۔ الحمد للہ بعض غیر از جماعت دوستوں نے بھی ہمارے ساتھ مختلف رنگوں میں تعاون کیا۔ جلسہ سالانہ کے جملہ انتظامات محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد کی زیر نگرانی مکرم سید جہانگیر علی صاحب نائب امیر جماعت۔ مکرم ارشاد حسین صاحب سیکرٹری تبلیغ، مکرم مسعود احمد صاحب بکنک۔ سیکرٹری ضیافت۔ مکرم سید جہانگیر احمد صاحب سیکرٹری امور عامہ اور مکرم شمس الدین صاحب قائد مجلس حیدرآباد نے انجام دیئے فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

۲۳ر اپریل بروز ہفتہ پہلا جلسہ بعد نماز مغرب و عشاء پہلے دن کا اجلاس محترم الحاج سیٹھ محمد معین الدین صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید مکرم عبدالواصف صاحب انصاری نے کی اور نظم مکرم مولوی مظفر احمد صاحب فضل انسپکٹر بیت المال نے خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ ازاں بعد محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی نے مختصر تعارفی تقریر کی جس میں آپ نے جماعت احمدیہ کے عقائد و نظریات بیان کرتے ہوئے جماعت کی روز افزوں ترقی کا نقشہ کھینچا۔ بعدہٗ خاکسار حمید الدین شمس نے بعنوان "رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم" محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے انچارج وقف جدید نے بعنوان "حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ سیرت" محترم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل دہلوی نے بعنوان "حضرت امام مہدی علیہ السلام کا عشق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے" اور محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی نے بعنوان "موجودہ زمانہ کی جملہ پریشانیوں کا حل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیش کردہ تعلیم ہی کر سکتی ہے" سیر حاصل اور پر اثر تقاریر کیں اسی دوران مکرم سید تہاعت حسین صاحب نے خوش الحانی کے ساتھ نظم پڑھی۔ محترم صدر جلسہ نے غیر از جماعت کو آگاہ کیا کہ اب پندرھویں صدی کا آغاز ہو چکا ہے جس امام برحق امام مہدی علیہ السلام نے مبعوث ہونا تھا وہ ہو چکا آپ ہمارے قریب آئیں اور ہمارے لٹریچر کا مطالعہ فرمائیں تاکہ آپ کی غلط فہمیاں دور ہو سکیں۔ صدارتی خطاب کے بعد اجلاس رات گیارہ بجے بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

مورخہ ۲۴ر ۸۳ کو بعد نماز مغرب و عشاء جلسہ سالانہ کی دوسری نشست محترم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل دہلوی کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ پنڈال کو اگرچہ پہلے کی نسبت کافی وسیع کر دیا گیا تھا تاہم غیر از جماعت احباب کی کثیر تعداد میں شمولیت کے باعث جگہ کی مزید کمی محسوس کی گئی۔ اجلاس کی کارروائی محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی کی تلاوت کلام پاک۔ اور مکرم محمد بشیر الدین صاحب معلم وقف جدید کی نظم خوانی سے آغاز پذیر ہوئی سب سے پہلے مکرم ہارپت بن حامد ہنو آف ماریشس نے ماریشس اور دیگر ممالک میں جماعت احمدیہ کی سرگرمیوں کو پیش کیا۔ بعدہٗ مکرم مولوی مظفر احمد صاحب فضل انسپکٹر بیت المال نے "علامات ظہور امام مہدی علیہ السلام" کے عنوان پر۔ مکرم محمد کریم اللہ صاحب نوجوان آف مدراس نے بزبان انگریزی "عالمگیر کامیاب تبلیغ اسلام" کے عنوان پر خاکسار حمید الدین شمس نے "جماعت احمدیہ کے بارہ میں بعض غلط فہمیوں کا ازالہ" کے عنوان پر محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی نے "صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام" کے عنوان پر اور محترم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل صدر جلسہ نے "موعود اقوام عالم" کے عنوان پر سیر حاصل روشنی ڈالی۔ اس دوران مکرم شمس الدین صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ نے خوش الحانی کے ساتھ نظم پڑھی آخر میں محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد نے متعلقہ افسران، سامعین منتظمین جلسہ اور قادیان سے آئے ہوئے مقررین کا جو (۲۱ر اپریل کو حیدرآباد آندھرا ایکسپریس کے ذریعہ سکندرآباد پہنچے تھے) شکریہ ادا کیا۔ جلسہ سالانہ کے اختتام کا اعلان کرنے سے پہلے محترم صدر جلسہ نے تمام حاضرین سمیت اجتماعی دعا کرائی۔ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کے بہترین اثرات مرتب فرمائے۔ ابھی سے غیر از جماعت کی طرف سے خطوط آنے شروع ہو گئے ہیں خدام کی طرف سے دونوں روز بک سٹال کا انتظام بھی کیا گیا اور علاوہ ازیں خدام نے ہزاروں کی تعداد میں مفت لٹریچر بھی تقسیم کیا۔

جلسہ سالانہ وڈمان

مورخہ ۲۵ر ۸۳ کو جماعت احمدیہ وڈمان کا سالانہ جلسہ مقرر تھا مضافات کے جلسوں میں مرکزی نمائندگان اور مقامی جماعت کے وفود کی شمولیت کے لئے محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب، صدر جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ و وڈمان اور محترم محمد احمد اللہ صاحب آف مدراس نے اپنی طرف سے پانچ کاروں کا انتظام کر رکھا تھا۔ فجزاھم اللہ تعالیٰ وڈمان کی جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے کافی مستعد اور فعال ہے۔ امسال اس گاؤں میں بھی تقریباً پندرہ افراد سلسلہ بگوش احمدیت ہوئے ہیں۔ یہاں کی جماعت کے لئے محترم سیٹھ محمد اسمٰعیل صاحب احمدی ایم۔ ایل۔ اے نے ایک خوبصورت مسجد کچھ عرصہ پہلے بنوا کر دی تھی اس مسجد کے سامنے کھلے میدان میں شامیانے نصب کر کے جلسہ کا پنڈال تیار کیا گیا تھا۔ بعد نماز مغرب و عشاء ساڑھے سات بجے محترم محمد کریم اللہ صاحب نوجوان کی زیر صدارت جلسہ کی کارروائی تلاوت قرآن پاک اور نظم خوانی سے شروع ہوئی۔ جلسہ میں محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے نے "سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم" کے عنوان پر خاکسار حمید الدین شمس نے "صداقت احمدیت" کے عنوان پر اور محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر امور عامہ نے "جماعت احمدیہ کا پیدا کردہ انقلاب" کے زیر عنوان برجستہ تقاریر کیں آخر میں محترم محمد کریم اللہ صاحب نوجوان نے "سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام" کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب صدر جماعت احمدیہ نے مقررین۔ سامعین اور منتظمین کا شکریہ ادا کیا۔ رات ساڑھے دس بجے جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

جلسہ جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ

یہ جماعت بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۱۹۱۴ء سے قائم ہے یہاں محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد نے زر کثیر سے ایک خوبصورت مسجد تعمیر کروائی ہے۔ یہاں بھی ۲۶ر اپریل کا دن جلسہ کے لئے مقرر تھا۔ جس کے لئے محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب کی زیر نگرانی مکرم مولوی نصیر احمد صاحب خادم قائد مجلس نے خدام کی معاونت سے خوبصورت شامیانے نصب کر کے جلسہ گاہ تیار کی تھی اور پورے گاؤں کو رنگا رنگ جھنڈیوں سے مزین کیا تھا۔ حیدرآباد یادگیر۔ وڈمان اور محبوب نگر کے کثیر تعداد احباب نے اس جلسہ میں شمولیت فرمائی حسب پروگرام یہ جلسہ محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر امور عامہ کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن پاک مکرم مولوی نصیر احمد صاحب خادم نے کی اور مکرم محمد عبد القیوم صاحب نے خوش الحانی سے نظم پڑھ کر سامعین کو محظوظ کیا۔ بعدہٗ مکرم مولوی مظفر احمد صاحب فضل نے "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں" کے زیر عنوان، خاکسار حمید الدین شمس مبلغ سلسلہ نے "علامات حضرت امام مہدی علیہ السلام" کے عنوان پر مکرم مولوی وحید یوسف صاحب معلم وقف جدید نے "ہندو ازم اور اسلامی تعلیمات کا موازنہ" کے عنوان پر محترم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل نے "صداقت حضرت امام مہدی علیہ السلام از روئے ہندو دھرم" کے عنوان پر اور محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی نے "جماعت احمدیہ کے بارہ میں پیدا کردہ غلط

فہمیوں کا ازالہ" کے عنوان پر فاضلانہ انداز میں روشنی ڈالی۔ اس دوران مکرم ظاہر احمد صاحب نے نظم پڑھی آخر میں محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب نے شکریہ ادا کرتے ہوئے منتظمین جلسہ کو مبارکباد پیش فرمائی۔ دعا کے ساتھ یہ جلسہ اختتام کو پہنچا الحمد للہ۔

جلسہ جماعت احمدیہ محبوب نگر

مورخہ ۲۷/۴/۸۳ کو جماعت احمدیہ جڑچرلہ اور محبوب نگر نے باہمی اشتراک سے ٹاؤن ہال میں ایک عظیم الشان جلسہ منعقد کیا جس کے لئے مکرم محمد صادق صاحب صدر جماعت احمدیہ جڑچرلہ اور مکرم معین الدین صاحب سب انسپکٹر پولیس نے بھرپور تعاون دیا۔ دعوتی کارڈ چھپوا کر معززین اور حکام ضلع میں تقسیم کئے گئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے محبوب نگر کا یہ پہلا جلسہ ہر جہت سے نہایت کامیاب رہا۔ حاضری بھی خوشکن تھی خاص کر کے ڈپٹی کلکٹر صاحب بھی جلسہ میں شریک ہوئے اس جلسہ کی صدارت مکرم الحاج سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت حیدرآباد نے فرمائی۔ تلاوت قرآن کریم عزیزم مکرم منور احمد صاحب نے کی اور نظم مکرم منصور احمد صاحب نے پڑھی ازاں بعد محترم الحاج مولانا شریف احمد صاحب امینی نے "قومی یکجہتی" کے عنوان پر، جناب پادری پرشوتم صاحب نے "حضرت عیسیٰ علیہ السلام" کے عنوان پر، مکرم مولوی محمد یوسف صاحب معلم وقف جدید نے بزبان "تلگو" "سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام" کے عنوان پر، مکرم محمد کریم اللہ صاحب نوجوان نے بزبان "انگریزی" "دنیا کے چیلنجوں کا حل اسلام ہی" کے عنوان پر اور محترم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل نے "موعود اقوام عالم" اور سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عنوانات

پر مؤثر تقاریر کیں۔ آخر میں محترم صدر جلسہ نے مختصر اختتامی خطاب فرما کر دعا کے بعد جلسہ کے اختتام کا اعلان فرمایا۔

جلسہ جماعت احمدیہ شاد نگر

مورخہ ۲۸/۴/۸۳ کو ساڑھے آٹھ بجے شب شاد نگر میں جلسہ منعقد ہوا جس میں احباب جماعت شاد نگر کے علاوہ حیدرآباد کے تیس خدام اور انصار نے بھی شرکت کی۔ یہ اجلاس محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن پاک مکرم ارشاد احمد صاحب گلبرگی نے کی اور نظم مکرم مولوی مظفر احمد صاحب فضل نے خوش الحانی سے سنائی۔ ازاں بعد مکرم سید جعفر حسین صاحب امیر جماعت احمدیہ شاد نگر اور مکرم اشفاق حسین صاحب، خاکسار حمید الدین شمس، مکرم مولوی محمد یوسف صاحب معلم، محترم مولانا بشیر احمد صاحب دہلوی اور محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی نے مختلف اہم موضوعات پر سیر حاصل روشنی ڈالی۔ اجتماعی دعا کے ساتھ یہ جلسہ بخیر و خوبی انجام پذیر ہوا۔

تبلیغی و تربیتی دورہ

حیدرآباد اور مضافات کے کامیاب جلسوں کے بعد محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد کی زیر قیادت بذریعہ کار محترم مولانا بشیر احمد صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے انچارج وقف جدید مکرم مولوی محمد یوسف صاحب اور خاکسار حمید الدین شمس نے تقریباً چار صد کلومیٹر کا چار روزہ تبلیغی و تربیتی دورہ کیا جس میں [illegible] رنگ میں پیغام احمدیت پہنچانے کا موقعہ ملا۔ اس دورہ میں تبلیغی میدان کو اور وسیع کرنے کے لئے مختلف تجاویز پر غور کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ اس کے خوشکن نتائج مرتب فرمائے آمین۔

شاہراہ غلبۂ اسلام پر

ہماری کامیاب تبلیغی و تربیتی مساعی

امریکن خواتین کی طرف سے پردہ کی پابندی کا خصوصی اہتمام

امریکہ سے مکرم مفتی احمد صادق صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ لکھتے ہیں کہ پردہ کے بارہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات سے بہنوں کو بذریعہ خطوط مطلع کر کے لجنہ نے ذریعہ انتظام کروایا گیا کہ ایسی بہنیں جن کے پاس برقعہ نہیں اور وہ سلوانا چاہتی ہیں تو ان کی مدد کی جائے الحمد للہ کہ میٹنگ میں آٹھ مستورات برقعہ پہن کر اور چار چادریں اوڑھ کر شریک ہوئیں۔ باقی بہنیں بھی آہستہ آہستہ برقعہ پہننا شروع کر دیں گی۔ شریعت اسلامیہ کی پابندی کے ان واقعات پر احیاء دین اور قیام شریعت کی پیشگوئی پر یقین پیدا ہوتا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ مصرعہ زبان پر آ جاتا ہے ؎

آ رہا ہے اس طرف احرارِ یورپ کا مزاج

سیرالیون کے ایک مخلص احمدی نوجوان کی مثالی قربانی

سیرالیون سے مکرم خلیل احمد صاحب مبشر قائم مقام امیر و مشنری انچارج اطلاع دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے خلافت رابعہ کی تحریکات پر احباب جماعت والہانہ لبیک کہہ رہے ہیں جس کے نتیجہ میں نمازوں میں حاضری نیز چندوں اور مالی قربانیوں میں نمایاں اضافہ ہو رہا ہے۔ موصوف نے اس ضمن میں ایک یہ واقعہ بھی تحریر کیا ہے کہ ہمارے ایک مخلص نوجوان مسلم سلیمان آف حماجو (بو۔ایریا) نے پانچ ایکڑ زمین جس میں کافی کی فصل ہے۔ مع فصل احمدیہ مشن کے نام وقف کر دی ہے۔ یہ وہ سعید مخلص نوجوان معلم ہیں جنہوں نے اپنا بچہ اپنے خرچ پر ربوہ میں حفظ قرآن کے لئے بھجوایا ہے۔ سرزمین افریقہ (جسے تاریک براعظم کہا جاتا تھا۔) میں اشاعت دین حق کے لئے یہ قربانیاں اس امر پر دلیل ہیں کہ انشاء اللہ وہ دن دور نہیں جب براعظم افریقہ اسلام کے نور سے جگمگا اٹھے گا اللہ اس سعید نوجوان اور اس کے اہل و عیال پر اپنے فضلوں کی بارش نازل فرمائے آمین

سالٹ لیک سٹی میں کیبل ٹیلیویژن سے تعارفی پروگراموں کا سلسلہ

وکالت تبشیر ربوہ کی طرف سے روزنامہ الفضل مجریہ ۱۷/۴/۸۳ میں شائع شدہ رپورٹ کے مطابق ریاستہائے متحدہ (امریکہ) کے سالٹ لیک سٹی میں کیبل ٹی۔وی نے قبل ازیں نصف نصف گھنٹہ کے چار پروگرام زیر عنوان ISLAM - THE COMPLETION OF RELIGION ریکارڈ کروانے کا موقع دیا تھا۔ پانچواں پروگرام ریکارڈ کرانے کی دعوت ملنے پر مورخہ ۲۲ فروری ۱۹۸۳ء کو شام ساڑھے سات بجے چند احباب محترم مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم کی معیت میں ٹی۔وی سٹیشن پہنچ گئے۔ ٹیلیویژن کی طرف سے مسٹر اسماعیل لطیف احمد نے شرکت کی۔ اس پروگرام کا نام اسلامی طرز حکومت، حکومت اور رعایا کے فرائض تھا۔ پروگرام کا آغاز اس طرح ہوتا ہے کہ خانہ کعبہ کی تصویر کے ساتھ اس کے پس منظر میں خوش الحانی کے ساتھ اذان کی آواز آتی ہے۔ یہ پروگرام بھی نصف گھنٹے کا تھا۔ ٹیلیویژن والوں نے فیصلہ کیا کہ ماہ مارچ میں یہ پانچوں پروگرام دوبارہ دس بار دکھائے جائیں گے جن میں سے اب تک دو پروگرام چار بار دکھائے جا چکے ہیں جس کے نتیجہ میں بفضلہ تعالیٰ لاکھوں افراد تک اسلام کا پیغام اور اس کی تعلیمات پہنچ رہی ہیں۔

امریکہ کی ریاست ایریزونا کے شہر توسان میں پہلی مسجد کا افتتاح

وکالت تبشیر ربوہ کی طرف سے روزنامہ الفضل ربوہ مجریہ ۲۰/۴/۸۳ میں یہ خوشکن خبر شائع ہوئی ہے کہ امریکہ کی ARIZONA STATE کے شہر توسان میں احمدیہ مسجد کا افتتاح ۱۳ مارچ کو ۲ بجے بعد دوپہر عمل میں آیا۔ امریکہ کے سب سے پہلے مبلغ حضرت مفتی محمد صادق صاحب کے صاحبزادہ احمد صادق صاحب نے ظہر کی نماز کے لئے اذان دی۔ اس مسجد کا نام مسجد یوسف رکھا گیا ہے۔ مسجد کے افتتاح کے لئے واشنگٹن سے مبلغ انچارج اور امیر مکرم

سالانہ اجتماع لجنات اماء اللہ بھارت
بابت سال ۱۹۸۳ء

جملہ مجالس لجنات اماء اللہ بھارت کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ کی طرف سے سالانہ اجتماع بابت سال ۱۹۸۳ء کے لئے اجازت آ گئی ہے۔ ہر لجنہ ماہ اکتوبر کی ۲۱، ۲۲، ۲۳ بروز جمعہ۔ ہفتہ۔ اتوار میں سے کسی دو دن اپنا اجتماع کریں۔ اگر بڑی لجنہ ہے تو تین دن کا پروگرام رکھیں۔ تاکہ تمام ہندوستان کی لجنہ و ناصرات کا ایک وقت میں اجتماع ہو۔ اجتماع کا پروگرام لجنہ و ناصرات کے لائحہ عمل میں درج ہے۔ اجتماع کے بعد لجنہ اخبار بدر کے لئے رپورٹ بھجوائے۔

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان

بدر کی توسیع اشاعت کے لئے جدوجہد کیجئے (مینیجر)

الحاج عطاء اللہ صاحب کلیم توسال تشریف لائے۔ جماعت توسال کے جملہ احباب و خواتین اس تاریخی موقعہ پر موجود تھے۔ مسجد کی تعمیر کے جملہ اخراجات مکرم ڈاکٹر ظفر صاحب قریشی نے ادا کئے اور یہ مسجد اڑھائی سال کے عرصہ میں چوہتر ہزار ڈالر کے مصرف سے تیار ہوئی جو نو لاکھ روپیہ کے قریب ہے اللہ تعالےٰ محترم ڈاکٹر صاحب کو جزائے خیر عطا فرمائے آمین۔ توسال کے تین اخبارات نے مسجد کے افتتاح کی تقریب کو تصاویر کے ساتھ پیش کیا اور اخبارات نے مسجد کے افتتاح کی خبر کے ساتھ ساتھ مسجد کی مختصر تاریخ و افتتاح کی تقریب قدرے تفصیل جماعت احمدیہ کے عقائد اور اشاعت اسلام کے لئے عزائم کا بھی ذکر کیا۔ اللہ تعالیٰ اس مسجد کو توحید کا مرکز بنا دے آمین۔

روزنامہ "جاپان ٹائمز" کے ذریعہ احمدیت کی وسیع پیمانہ پر اشاعت

مکرم عطاء المجیب صاحب راشد امیر و مشنری انچارج جاپان رقمطراز ہیں کہ جماعت احمدیہ کے یوم تاسیس مورخہ ۲۳ مارچ کو جاپان کے کثیر الاشاعت انگریزی اخبار "دی جاپان ٹائمز" جس کی اشاعت اٹھاون ہزار سے زائد ہے بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی نمایاں تصاویر کے ساتھ احمدیت کا تعارف شائع ہوا۔ یہ پہلا موقع ہے کہ جاپان کے اخبار میں اس تفصیل سے احمدیت کی اشاعت ہوئی ہے۔ اخبار کا پانچواں نصف بالائی صفحہ احمدیت کے ذکر پر مشتمل ہے۔ اس میں اسلام اور احمدیت کے ذکر کے ساتھ جاپان مشن اور دنیا بھر میں پھیلے ہوئے احمدی مشنوں کا بھی ذکر ہے اور یہ خدا تعالےٰ کا فضل و احسان ہے کہ یہ مضمون حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اقتباسات سے مزین ہے۔ تعارف کی اشاعت کے بعد متعدد فون اور خطوط مشن ہاؤس کو موصول ہوئے جن میں احمدیت کے بارہ میں لٹریچر کا مطالبہ کیا گیا۔

غانا (مغربی افریقہ) میں جماعت کی روز افزوں ترقی

مکرم عبد الوہاب آدم صاحب مشنری انچارج غانا رقمطراز ہیں کہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے غانا میں جماعت کی روز افزوں ترقی ہو رہی ہے جس کی کسی قدر تفصیل اس طرح ہے کہ غانا کے حالات کے پیش نظر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالےٰ نے احمدی احباب کو توجہ دلائی کہ ملک کی بہتری کے لئے چالیس روز تک تہجد میں دعائیں کی جائیں چنانچہ حضور کا ارشاد سرکلر کی صورت میں تمام احمدیوں تک پہنچایا گیا۔ گزشتہ سال ملکی حالات کی بناء پر ہمارا جلسہ سالانہ منعقد نہ ہو سکا تھا اس سال ابھی چالیس دن دعاؤں پر نہ گزرے تھے کہ اللہ تعالےٰ نے کامیاب جلسہ سالانہ کے سامان پیدا فرما دیئے بفضلہ تعالےٰ اس سال جلسہ سالانہ میں شمولیت کی خاطر ہمارے احمدی مصری عالم جناب مصطفیٰ ثابت صاحب غانا تشریف لائے علاقہ کے وزیر اعلیٰ بھی شریک جلسہ ہوئے جلسہ سے فارغ ہونے کے بعد جناب مصطفیٰ ثابت نے اکرا کماسی اور بیچی مان میں بھی متعدد اجتماعات سے خطاب کیا اور حاضرین کے سوالات کے جواب دیئے۔

بفضلہ تعالےٰ جماعت نے ملک میں مشینی زرعی منصوبہ کا اجراء کیا ہے جس کی نگرانی مکرم مرزا مسرور احمد صاحب ابن محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب فرما رہے ہیں وزارت زراعت نے اس منصوبہ پر بہت اطمینان کا اظہار کیا ہے اس غرض کے لئے جماعت نے ضروری مشینری بھی خریدی ہے۔ اسی طرح ٹیما میں ایک ٹیکنیکل سکول ہمارے ایک مخلص احمدی دوست نے قائم کیا ہے جس کا سنگ بنیاد انہوں نے محترم امیر صاحب غانا سے رکھوایا۔

دولٹا ریجن میں پڑھے لکھے افراد کی تعداد بہت کم ہے اس ریجن میں زیادہ تر تعداد بت پرستوں اور عیسائیوں کی ہے۔ چند سالوں میں اس ریجن میں بھی جماعت اشاعت اسلام کا کام کر رہی ہے اور خدا کے فضل سے لوگ دن بدن اسلام میں داخل ہو رہے ہیں اور جماعت کی تعداد دن بدن بڑھتی جا رہی ہے۔ احمدیہ سیکنڈری سکول کماسی نے تعلیم کے ساتھ ساتھ کھیل کے میدان میں بھی نمایاں کامیابی حاصل کی ہے ہمارے ایک احمدی دوست سٹر آرتھر نے جماعت کے تبلیغی مقاصد کے لئے نو لاوڈ سپیکر اور نو ایمپلی فائر دیئے جن کی قیمت تقریباً تین لاکھ روپیہ ہے۔ گھانا کے ٹیلی ویژن پر ایک دلچسپ پروگرام دکھایا گیا جس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے واقعہ صلیب کے بعد ہندوستان اور دیگر مشرقی ممالک میں سفر کو پیش کیا گیا۔ اس پروگرام میں جہاں عیسائیت کے عقائد اور نظریات کی تردید ہوئی وہاں جماعت احمدیہ کے نظریہ کی تصدیق بھی ہوئی۔

نونہ مئی میں ہفتہ تربیت کے دوران تربیتی اجلاس

مکرم مظفر احمد صاحب ظفر سیکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ نونہ مئی (کشمیر) لکھتے ہیں کہ مقامی مجلس نے اپریل کا آخری ہفتہ، ہفتہ تربیت منایا جس میں خدام و اطفال کو مختلف تربیتی امور بتائے گئے مورخہ ۲۹/۴/۸۳ کو خدام و اطفال کا ایک مشترکہ تربیتی اجلاس مکرم بشیر احمد خان صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوا جس میں والدین نے بھی شرکت کی اجلاس میں مکرم محمد افضل خان صاحب کی تلاوت کلام پاک اور عزیز سجاد حسین کی نظم خوانی کے بعد عزیز سلیم درانی مکرم منصور احمد صاحب، خاکسار مظفر احمد، عزیز امتیاز احمد، مکرم نسیم احمد صاحب قائد مجلس۔ مکرم نصیر احمد خان صاحب اور صدر مجلس نے مختلف تربیتی امور پر روشنی ڈالی۔ پروگرام میں ناصرات اور اطفال نے بھی حصہ لیا۔ اجتماعی دعا پر مجلس برخواست ہوئی۔

قادیان میں شادی و رخصتانہ کی تقریب

مورخہ ۱۲/۵/۸۳ کو مکرم چوہدری نصیر الدین خان صاحب، ابن مکرم چوہدری عمر الدین خان صاحب درویش کی تقریب شادی عمل میں آئی اس سے قبل ان کا نکاح مکرمہ شکیلہ پروین صاحبہ بنت مکرم فضل الٰہی خان صاحب درویش نائب ناظر امور عامہ کے ساتھ ہو چکا تھا چنانچہ بعد نماز عصر مسجد مبارک میں دولہا کی گلپوشی اور تلاوت و نظم خوانی کے بعد مکرم مولوی عبد الحق صاحب فضل مدرس مدرسہ احمدیہ نے اجتماعی دعا کرائی۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مسجد میں دولہا کی گلپوشی کے بعد بارات کے استقبال کے لئے مکرم فضل الٰہی خان صاحب درویش کے مکان پر تشریف لے گئے۔ مسجد میں اجتماعی دعا کے بعد بارات مکرم خان صاحب کے گھر پہنچی جہاں دولہا کی گلپوشی اور تلاوت و نظم خوانی کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے اجتماعی دعا کرائی ازاں بعد بخیر و خوبی رخصتی عمل میں آئی۔ مورخہ ۱۴/۵/۸۳ کو مکرم چوہدری عمر الدین صاحب نے احاطہ لنگر خانہ میں اپنے بیٹے کی دعوت ولیمہ پر قریباً ساڑھے چھ صد احباب و مستورات کو مدعو کیا۔ قارئین سے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (ادارہ)

اعلانِ نکاح

مورخہ ۱۱/۵/۸۳ کو بعد نماز عصر مسجد مبارک میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان نے مکرم صغیر عالم صاحب ابن مکرم اسرار احمد صاحب پھیکار امروہہ کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرمہ شبینہ پروین بےبی صاحبہ بنت مکرم ابرار احمد صاحب سکرا کے ساتھ مبلغ ۵۰۰۰/- روپے حق مہر پر فرمایا۔

خوشی کے اس موقع پر مکرم صغیر عالم صاحب اعانت بدر میں مبلغ ۱۰/- روپے ادا کرتے ہوئے قارئین بدر سے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

خاکسار: مظفر احمد ظفر مبلغ سلسلہ نزیل قادیان

مشنری انچارج کینیڈا کی کامیاب تقاریر: بقیہ صفحہ اوّل

آپ کی تقریر کا فوری ردّ عمل تو یہ ہوا کہ پروگرام ڈائرکٹر MR. KENNETH LEFBURE نے اسلام کے متعلق سوالات کی بوچھاڑ کر دی جس پر اسے اچھے پیرائے میں تسلی بخش جوابات دیئے گئے۔ لوکل غیر احمدی احباب نے ٹی۔وی پروگرام دیکھ کر ٹیلیفون کے ذریعہ اپنے خیالات کا اظہار کیا حسب توفیق ان کو بھی تسلی بخش جوابات دئے گئے۔ پولینڈ کے ایک دوست جن کے ایک ہوٹل میں گزشتہ سال محترم امیر صاحب نے قرآن کریم کی ۲۵ کاپیاں رکھوائی تھیں۔ پروگرام دیکھ کر فاکس ارسے کہنے لگا کہ اس وقت میں سمجھتا تھا کہ آپ کی جماعت بھی سینکڑوں دوسری جماعتوں کی طرح ہے لیکن اب مجھے یقین ہو گیا ہے کہ آپ لوگ منظم بھی اور حقیقۃً کسی کی نمائندگی کرتے ہیں اس لئے اس روز جو بعض سخت الفاظ میں نے کہے تھے اس کی معذرت چاہتا ہوں اور شرمندہ ہوں ایک غیر از جماعت دوست نے فون پر ۲ گھنٹے بحث کی۔ بجائے اسلام کی بات کرنے کے کہنا شروع کیا کہ آپ اپنے آپ کو مسلمان کہکر تبلیغ اسلام کیوں کرتے ہیں؟

قارئین سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے جماعت احمدیہ برانٹ فورڈ کو اسلام و احمدیت کا پیغام ساری لوکل آبادی اور اس کے نواح میں پہنچانے کی توفیق عطا فرمائے اور جلد از جلد اس کے نیک اثرات ظاہر فرمائے آمین

درخواست دعا: مکرم سید بدر الدین احمد صاحب سابق انسپکٹر وقف جدید ایک عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں پہلے کی نسبت افاقہ ہے۔ کامل صحت کیلئے درخواست دعا ہے۔ (ادارہ)

قسط دوم

منظوری انتخاب عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ بھارت

مندرجہ ذیل جماعتوں کے عہدیداران کی منظوری مئی ۱۹۸۳ء تا اپریل ۱۹۸۶ء تین سال کے لئے دی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان عہدیداران کو بہتر رنگ میں خدمت سلسلہ کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

ناظر اعلیٰ قادیان

کیرنگ (اڑیسہ)

صدر	مکرم انیس الرحمٰن خاں صاحب
نائب صدر	” سلامت اللہ خاں صاحب
سیکرٹری امور عامہ	” رحمت اللہ خاں صاحب
” مال	” آفتاب الدین صاحب
” تبلیغ و تربیت	” شیخ علیم الدین صاحب
” تعلیم	” سیف الرحمٰن خاں صاحب
” تحریک جدید	” احمد نور خاں صاحب
” وقف جدید	” یاسین خاں صاحب
” رشتہ ناطہ	” شیخ پانچو صاحب
” ضیافت	” نور الدین خاں صاحب جاجن
[illegible]	” فرقان خاں صاحب
سیکرٹری رعایا	” عطاء الرحمٰن خاں صاحب
امام الصلوٰۃ	” کمال الدین خاں صاحب

نرگاؤں (اڑیسہ)

صدر جماعت	مکرم میر ہدایت علی صاحب
سیکرٹری امور عامہ / امام الصلوٰۃ	” آدم خاں صاحب
” مال و تولا امین	” سجاد علی خاں صاحب
آڈیٹر	” اسرائیل خاں صاحب
سیکرٹری تعلیم و تبلیغ	” مسعود خاں صاحب
” ضیافت	” حنیف خاں صاحب

کھادر کھنا (اڑیسہ)

صدر جماعت	مکرم مولوی ہارون رشید صاحب
نائب صدر	” شیخ عبد الحبیب صاحب
سیکرٹری مال	” شیخ محمد مبارک صاحب
تعلیم تبلیغ و تربیت	” شیخ محمد حبیب الدین صاحب
” امور عامہ	” شیخ محمد یونس صاحب
” وقف جدید	” مبارک شاہ صاحب
” ضیافت	” شیخ محمد شاہ صاحب
قاضی	” شیخ عبد العزیز صاحب

بھوبنیشور (اڑیسہ)

صدر جماعت	مکرم سید شمیم الرحمٰن صاحب
نائب صدر	” ڈاکٹر انوار الحق صاحب
سیکرٹری مال	” سید نصیر الدین صاحب
” امور عامہ	” عبد القادر خاں صاحب
” تبلیغ و تربیت	” سید منصور احمد صاحب

تلیچری (کیرالہ)

صدر جماعت	مکرم ایم کنہاموں صاحب

کڈلائی (کیرالہ)

صدر جماعت	مکرم عبد الحی صاحب
سیکرٹری مال	” وی پی عاشق صاحب
” تعلیم و تربیت	” سی وی عبد الرحیم صاحب

کالیکٹ (کیرالہ)

صدر جماعت	مکرم اے پی کنجاموصاحب
جنرل سیکرٹری	” کے وی حسن کویا صاحب
سیکرٹری امور عامہ خارجہ	” ایم محی الدین صاحب
” تبلیغ و تربیت	” ایم ابوبکر طوی صاحب
” تعلیم	” ٹی کے احمد سعید صاحب
” مال	” ایم پی کیوٹی صاحب
” ضیافت	” پی عبد اللہ کویا صاحب
” جائیداد	” پی وی کنجی موں صاحب
” رشتہ ناطہ	” ایم سی کوٹی صاحب
” تحریک جدید و وقف جدید	” وی قادر کویا صاحب
آڈیٹر	” سی پی عبد القیوم صاحب
دیگر	” پی ایم محمد کویا صاحب
محاسب	” کے سی ابوبکر صاحب
امام الصلوٰۃ	” ایم کے حسن کویا صاحب
قاضی	” وی پی محمد صاحب V.P. MAMOO SB

پینگاڈی (کیرالہ)

صدر جماعت	مکرم شفیع احمد صاحب
جنرل سیکرٹری	” محمد احمد صاحب
سیکرٹری تبلیغ و تربیت	” مولوی این محمد علی صاحب
تعلیم	” این کنہ احمد صاحب N. KUNHAMED
” امور عامہ خارجہ	” سی کنہا عبد اللہ صاحب C. KUNHABDU
” مال	” ایم علی کنہی صاحب
” ضیافت	” کے پی زبیر احمد صاحب
” جائیداد	” پی حبیب احمد صاحب
” تحریک جدید	” ایم این عبد اللہ صاحب
” وقف جدید	” سی ایچ عبد القادر صاحب
” رشتہ ناطہ	” پی عبد الرحمٰن صاحب
آڈیٹر	” پی احمد صاحب
امین	” ایس وی قمر الدین صاحب

آلیپی (کیرالہ)

صدر جماعت	مکرم ایم اے قاسم صاحب
سیکرٹری تبلیغ	” کے عبد الحکیم صاحب
” مال	” ایس ایم جلال صاحب
” ضیافت	” ایم بشیر احمد صاحب
” تعلیم و تربیت	” مولوی ٹی ایچ کویا صاحب
جنرل سیکرٹری	” کے جلال صاحب
امام الصلوٰۃ	” ایم اے قاسم صاحب

تو لو کوڈی (کیرالہ)

صدر جماعت	مکرم محمد رحمت اللہ صاحب
سیکرٹری مال	” غلام احمد صاحب
” تبلیغ	” محمد احمد صاحب (چھ ماہ کیلئے)

کاوا شیری (کیرالہ)

صدر جماعت	مکرم اے ایس حمید صاحب
سیکرٹری مال	” ایچ سلیمان صاحب

سیکرٹری تربیت و تبلیغ	مکرم کے ایم یوسف صاحب

پتھاپیریم (کیرالہ)

صدر جماعت	مکرم سی محمد ماسٹر صاحب
سیکرٹری مال	” سی کے ابوبکر صاحب
” تعلیم تبلیغ و تربیت	” کے وی صدیق صاحب
امام الصلوٰۃ	” سی کے پیران صاحب

کلکولم (کیرالہ)

صدر جماعت	مکرم ٹی کے کنجالن کٹی صاحب
سیکرٹری مال	” ٹی کے عبد الحکیم صاحب
” تبلیغ و تربیت	” امیر علی صاحب
” تعلیم و امام الصلوٰۃ	” شوکت علی صاحب

ولادت میرے لڑکے عزیز مبارک احمد کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مورخہ ۹ مئی کی درمیانی شب چوتھا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ عزیز نومولود مکرم محمد الطاف صاحب قریشی آف امروہہ (یوپی) کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک صالح و خادم دین بنائے اور درازی عمر سے نوازے۔ آمین۔

خاکسار قاضی عبد الحمید درویش قادیان

رمضان المبارک میں صدقہ و خیرات اور فدیۃ الصیام کی ادائیگی

از محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان

جماعت مومنین کے لئے ایک بار پھر اُن کی زندگیوں میں رمضان المبارک آ رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ سب کو اس ماہِ صیام کی برکات سے وافر حصہ عطا فرمائے ان کے روزے اور دیگر عبادات قبول ہوں۔

قرآن کریم اور احادیث نبویہؐ کے مطابق رمضان المبارک میں کثرت سے صدقہ و خیرات کرنا چاہیئے۔ اس سلسلہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ ہمارے سامنے ہے کہ آپ رمضان المبارک میں تیز آندھی سے بھی بڑھ کر صدقہ و خیرات فرمایا کرتے تھے۔

ہر رمضان شریف کے مبارک مہینے میں ہر عاقل بالغ اور صحت مند مسلمان مرد اور عورت کے لئے روزہ رکھنا فرض ہے۔ روزے کی فرضیت ایسی ہی ہے جیسے دیگر ارکان اسلام کی۔ البتہ جو مرد و عورت بیمار ہو نیز ضعف پیری یا کسی دوسری حقیقی معذوری کی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکتا ہو اُس کو اسلامی شریعت نے فدیۃ الصیام ادا کرنے کی رعائیت دی ہے۔ اصل فدیہ تو یہ ہے کہ کسی غریب محتاج کو اپنی حیثیت کے مطابق رمضان المبارک کے روزے کے عوض کھانا کھلا دیا جائے۔ اور یہ صورت بھی جائز ہے کہ نقدی یا کسی اور طریق سے کھانے کا انتظام کر دیا جائے تاکہ وہ رمضان المبارک کی برکات سے محروم نہ رہیں بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک فرمان کے مطابق تو روزہ داروں کو بھی جو استطاعت رکھتے ہوں فدیۃ الصیام دینا چاہیئے۔ تاکہ ان کے روزے مقبول ہوں۔ اور جو کمی کسی پہلو سے اُن کے اس نیک عمل میں رہ گئی ہے۔ وہ اس زائد نیکی کے صدقے پوری ہو جائے۔

پس ایسے احباب جماعت جو مرکز سلسلہ قادیان میں جماعتی نظام کے تحت اپنے صدقات اور فدیۃ الصیام کی رقوم مستحق غرباء اور مساکین میں تقسیم کرانے کے خواہشمند ہوں وہ ایسی جملہ رقوم "امیر جماعت احمدیہ قادیان" کے پتہ پر ارسال فرمائیں۔ انشاء اللہ ان کی طرف سے ان کی مناسب تقسیم کا انتظام کر دیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان رمضان شریف کی برکات سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اُٹھانے کی توفیق دے اور سب کے روزے اور دیگر عبادات قبول فرمائے۔ آمین۔

قادیان میں رمضان المبارک گذارنے کے بارہ میں ضروری اعلان

بفضلہ تعالیٰ امسال رمضان المبارک کا مقدس اور بابرکت مہینہ مورخہ ۱۳ رجون ۱۹۸۳ء بمطابق ۱۳ راحسان ۱۳۶۲ ہش سے شروع ہو رہا ہے۔ جماعت ہائے احمدیہ بھارت کے وہ دوست اور احباب جو ماہ رمضان المبارک مرکز قادیان میں گذارنے اور یہاں کے دینی اور روحانی ماحول میں روزے رکھنے، درس القرآن و احادیث سننے نیز اعتکاف بیٹھنے کے خواہشمند ہوں انہیں چاہیئے کہ اپنی درخواستیں صدر جماعت کی تصدیق کے ساتھ نظارت دعوت و تبلیغ قادیان میں جلد بھجوا دیں۔ اور درخواست میں یہ بھی وضاحت فرمائیں کہ وہ قادیان میں قیام کے دوران اپنے طعام کے اخراجات خود برداشت کریں گے یا لنگر خانہ سے اُن کے کھانے کا انتظام ہونا چاہیئے۔

اُمید ہے کہ احباب اپنی درخواستیں جلد بھجوا دیں گے۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

مبلّغین کرام کیلئے ضروری اعلان

جملہ مبلّغین کرام کی اطلاع و آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ رمضان المبارک کا بابرکت مہینہ انشاء اللہ ۱۳ رجون ۱۹۸۳ء بمطابق ۱۳ راحسان ۱۳۶۲ ہش سے شروع ہو رہا ہے۔ اس لئے مبلّغین کرام اس مقدس مہینہ میں دورہ نہ کریں۔ اور اپنی اپنی جماعتوں میں درس و تدریس، تراویح تہجد اور دیگر تربیتی اور تعلیمی پروگرام جاری رکھیں تاکہ جماعتیں رمضان المبارک کے بابرکت مہینے کی فضیلت سے پوری طرح فائدہ اُٹھائیں۔

اللہ تعالیٰ آپ سب کو نمایاں اور احسن رنگ میں رمضان المبارک میں جماعتوں کی تربیت کرنے کی توفیق، قوت اور طاقت عطا فرمائے۔ اور حامی و ناصر ہو۔ آمین۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

مدرسہ احمدیہ میں داخلہ

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جماعت کی تبلیغی تعلیمی و تربیتی ضروریات کے لئے قادیان میں مدرسہ احمدیہ کا اجراء فرمایا۔ یہ بابرکت درسگاہ خدا تعالیٰ کے فضل سے جو قابل قدر اور عظیم الشان خدمات انجام دے رہی ہے وہ کسی سے مخفی نہیں۔ جماعت کی روز افزوں ترقی کے پیش نظر مبلغین کی ضرورت دن بدن بڑھ رہی ہے جسے پورا کرنے کے لئے جملہ احباب جماعت ہائے احمدیہ بھارت سے درخواست ہے کہ وہ اپنے بچوں کو خدمتِ دین کی غرض سے مدرسہ احمدیہ قادیان میں دینی تعلیم کے حصول کے لئے داخل کروائیں۔

مدرسہ احمدیہ قادیان میں داخلہ کے ضمن میں مندرجہ ذیل امور خاص طور پر قابل توجہ ہیں:۔

- امیدوار میٹرک یا کم از کم مڈل پاس ہو۔
- امیدوار اردو بخوبی پڑھ لکھ سکتا ہو۔
- امیدوار قرآن مجید ناظرہ روانی سے پڑھ سکتا ہو۔

صدر انجمن احمدیہ نے مدرسہ احمدیہ میں پڑھنے والے طلباء کیلئے کچھ وظائف بجٹ میں رکھے ہیں۔ جو امیدوار کی تعلیمی دینی اخلاقی اور اقتصادی حالت کو مدنظر رکھتے ہوئے دیئے جائیں گے۔

مدرسہ احمدیہ میں پڑھائی انشاء اللہ مورخہ ۲۴ رتبوک ۱۳۶۲ ہش ۲۴ ر ستمبر ۱۹۸۳ء سے شروع ہو جائے گی۔

خدمتِ دین کا جذبہ رکھنے والے امیدوار نظارت ہذا سے داخلہ فارم جلد از جلد حاصل کر کے اور پھر داخلہ فارم پُر کر کے ماہ ظہور ۱۳۶۲ ہش (اگست ۱۹۸۳ء) کے آخری ہفتہ تک نظارت ہذا میں بھجوا

ضروری اعلان

تمام صدر صاحبان و امیر جماعت ہائے بھارت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مجلس مشاورت کے آخری روز یہ ارشاد فرمایا تھا کہ تمام جماعتوں میں سیکرٹری مال کے علاوہ ایک عہدہ اسسٹنٹ سیکرٹری مال کا ہوگا۔ جس کا کام باد ہندگان کو چندہ [illegible] کے مطابق شرح چندہ [illegible] کی ایک فہرست مرتب کرے گا اور [illegible] باقاعدہ باشرح چندہ دینے لگ جائیں تو وہ اسسٹنٹ سیکرٹری مال کی فہرست [illegible] سیکرٹری مال کی فہرست چندہ دہندگان [illegible] چندوں پر شامل نہیں ہوگا [illegible] جائے گا۔

لہٰذا اُن تمام جماعتوں میں جہاں [illegible] اسسٹنٹ سیکرٹری مال منتخب کر کے اس کی اطلاع نظارت بیت المال آمد کو کر دیں۔ اس کی [illegible] لینے کی ضرورت نہیں [illegible] جہاں انتخاب ہونے والے ہیں وہاں بھی اسسٹنٹ سیکرٹری کا انتخاب کروا کر نظارت بیت المال [illegible] اطلاع [illegible] دی جائے۔

ناظر اعلیٰ قادیان

امداد کُتب تعلیمی

صدر انجمن احمدیہ قادیان کی منظوری سے نظارت تعلیم کے بجٹ (مشروط بہ آمد) میں ایک مد "امداد کتب تعلیمی" قائم ہے جس سے مستحق و نادار طلباء کو خرید کتب وغیرہ کے لئے امداد دی جاتی ہے۔ لہٰذا صاحب استطاعت اور مخیر احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اس مد میں حسبِ توفیق و استطاعت رقم بھجوا کر ثواب دارین حاصل کریں۔

نوٹ:۔ ایسی رقوم دفتر محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان کو بھجواتے ہوئے یہ وضاحت کر دی جائے کہ یہ رقم "امداد کتب تعلیمی" کی مد میں جمع کی جائے اور خط کے ذریعہ نظارت تعلیم کو بھی اس کی اطلاع بھجوا دی جائے۔

ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان

تقرر امیر جماعت احمدیہ کلکتہ

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یکم مئی ۱۹۸۳ء تا ۳۰ راپریل ۱۹۸۴ء ایک سال کے لئے مکرم سید نور عالم صاحب ایم اے کلکتہ کو بطور امیر جماعت احمدیہ کلکتہ مقرر فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ بہتر رنگ میں مقبول خدمات کی توفیق عطا فرمائے۔

ناظر اعلیٰ قادیان

ایک احمدی بچی کی نمایاں کامیابی

مکرم مولوی عبد اللطیف صاحب سابق معلم تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کی بچی عزیزہ امۃ الرؤف بالہ نے بفضلہ تعالیٰ امسال پنجاب ایجوکیشن بورڈ کی طرف سے لئے گئے مڈل کے امتحان میں ۶۰٪ نمبر حاصل کر کے فرسٹ ڈویژن کے ساتھ نمایاں کامیابی حاصل کی ہے۔ یہ ہونہار بچی اس سے قبل بورڈ کے پانچویں کلاس کے امتحان میں بھی وظیفہ حاصل کر چکی ہے۔ موصوف [illegible] پانچ روپئے اعانت بدر میں ادا کر کے دعا کی درخواست کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ بچی کی اس کامیابی کو ہر جہت سے بابرکت کرے اور مزید اعلیٰ کامیابیوں کے حصول کا پیش خیمہ بنائے آمین۔

(ادارہ)

۵- دیں۔ تاکہ داخلہ کی منظوری سے متعلقہ امیدوار کو بروقت اطلاع بھجوائی جا سکے اور پھر امیدوار مدرسہ احمدیہ قادیان میں بروقت حاضر ہو کر پڑھائی شروع کر سکیں۔

ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان

"اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْآنِ"

ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے۔

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA

PHONE. 23-9302

CARDBOARD BOX MANUFACTURIN CO.

MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD.

CARRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.

15, PRINCEP STREET, CALCUTTA – 700072.

"اَفْضَلُ الذِّکْرِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ"

(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب:- ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چیت پور روڈ۔ کلکتہ ۷۰۰۰۷۳

MODERN SHOE CO.

31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.

PH. 275475 }
RESI. 273903 }

CALCUTTA – 700073.

"میں وہی ہوں"

جو وقت پر اصلاح خلق کے لئے بھیجا گیا۔

("فتح اسلام" تصنیف حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)

(پیشکش)

لیڈی بون مل

نمبر ۵-۲-۱۸
فلک نما
حیدرآباد-۵۰۰۲۵۳

"چاہیئے کہ تمہارے اعمال تمہارے احمدی ہونے پر گواہی دیں"

(ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

منجانب:- تپسیہ بادر ورکس

۸۴ تپسیا روڈ کلکتہ ۳۹

تار کا پتہ:- "AUTOCENTRE"

ٹیلیفون نمبرز:- 23-5222 }
23-1652 }

آٹو ٹریڈرز

۱۶- مینگو لین۔ کلکتہ ۷۰۰۰۰۱

HM ہندوستان موٹرز لمیٹڈ کے منظور شدہ تقسیم کار HM

برائے:- ایمبسڈر ● بیڈفورڈ ● ٹریکر

SKF بال اور رولر بیئرنگ کے ڈسٹری بیوٹر!!

ہر قسم کی ڈیزل اور پیٹرول کاروں اور ٹرکوں کے اصلی پرزہ جات دستیاب ہیں

AUTO TRADERS,

16 - MANGOE LANE, CALCUTTA – 700001.

"محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں"

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

پیشکش:- سن رائز ربر پروڈکٹس ۲ تپسیا روڈ کلکتہ ۳۹

SUNRISE RUBBER PRODUCTS,

2- TOPSIA ROAD, CALCUTTA – 39.

رحیم کاٹج انڈسٹری

ریگزین۔ فوم۔ چمڑے۔ جینس اور ویلویٹ سے تیار کردہ

بہترین۔ معیاری اور پائیدار

سوٹ کیس۔ بریف کیس۔ سکول بیگ۔

ایر بیگ۔ ہینڈ بیگ (زنانہ و مردانہ)

ہینڈ پرس۔ منی پرس۔ پاسپورٹ کور

اور بیلٹ کے

مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز:-

RAHIM

COTTAGE INDUSTRIES.

17- A, RASOOL BUILDING.

MOHAMEDAN CROSS LANE,

MADANPURA.

BOMBAY – 400008.

ہر قسم اور ہر ماڈل کے

موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرز کی خرید و فروخت اور تبادلہ

کے لئے "آٹو ونگس" کی خدمات حاصل فرمائیے

آٹو ونگس

AUTOWINGS,

32, SECOND MAIN ROAD,

C.I.T. COLONY,

MADRAS – 600004.

PHONE No. 76360.

پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

منجانب :- احمدیہ مسلم مشن - ۲۰۵ نیو پارک سٹریٹ کلکتہ ۷۰۰۰۱۷ - فون نمبر :- ۴۳۴۷۱۷

استاد نبوی

اِنَّ اللّٰہَ یُبْغِضُ الْفَاحِشَ الْبَذِیَّ ـــ (ترمذی)

(ترجمہ)

اللہ تعالیٰ بداخلاقی اور بدگو انسان کو پسند نہیں کرتا ــ!!

محتاجِ دعا :- یکے از اراکین جماعتِ احمدیہ بمبئی (مہاراشٹر)

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم :-

"تم مومن نہیں ہو سکتے جب تک آپس میں محبت نہ رکھو" (ابوداؤد)

ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام :-

"تم باہم ایسے ایک ہو جاؤ جیسے ایک پیٹ میں سے دو بچے" (کشتی نوح)

پیشکش :-

محمد امان اختر - نیاز سلطانہ پارٹنرز :-

ملیک موٹرس

۳۲ - سیکنڈ مین روڈ
سی - آئی - ٹی کالونی -
مدراس - ۶۰۰۰۰۴

ABCOY LEATHER ARTS,

34/3 3RD MAIN ROAD.
KASTURBANAGAR, BANGALORE - 560026.

MANUFACTURERS OF :-

AMMUNITION BOOTS
&
INDUSTRIAL SAFETY BOOTS.

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے" ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ

احمد الیکٹرانکس

یاری پورہ (کشمیر)

گڈ لک الیکٹرانکس

انڈسٹریز روڈ - اسلام آباد (کشمیر)

ایمپائر ریڈیو - ٹی - وی - گھڑیاں - اور شائع پنکھوں اور سلائی مشین کی سیل اور سروس!

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے" (ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۳۱)

فون نمبر ۴۲۹۱۶ ــ ٹیلیگرام : سٹاربون

سٹاربون مل اینڈ فرٹیلائزر کمپنی

سپلائرز :- کرشڈ بون - بون میل - بون سینیوس - ہارن ہوفس وغیرہ!

(پتہ)

نمبر ۲۴ ۲ / ۲ / ۲ عقب کاچیگوڑہ ریلوے سٹیشن - حیدرآباد ۲۷ (آندھرا پردیش)

حیدرآباد میں

فون :- ۲۰۱ ۲۳۱

لیلینڈ موٹر گاڑیوں

کی اطمینان بخش، قابلِ بھروسہ اور معیاری سروس کا واحد مرکز

مسعود احمد ریپیئرنگ ورکشاپ (آغا پورہ)

۲۸۷ - ۱ - ۱۶ سعید آباد - حیدرآباد (آندھرا پردیش)

"اپنی خلوت گاہوں کو ذکرِ الٰہی سے معمور کرو!"

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

NIR ®

CALCTTA - 15.

پیش کرتے ہیں :-

آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب ربڑ شیٹ ہوائی چپل نیز ربڑ پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!!